

CALL No. { 1914 504 } ACC. No. 2124
 AUTHOR 18
 TITLE ادبیات عجم

1914 504		2124	
ادبیات عجم		ادبیات عجم	
Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

آدبیاتِ عجم

حصہ اول

۴۷

یعنی نصاب فارسی جدید

مرتبہ

جناب مولوی عابد حسن صاحب فریدی

ایم اے۔ ایل ٹی۔ ایم آر اے ایس (لندن)

پروفیسر فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ

ناشر

رام پرشاد اینڈ برادرز آگرہ

مطبوعہ آگرہ اخبار پریس آگرہ

دیباجہ

ادبیات عجم حصہ اول ہائی اسکول کے لئے نصاب فارسی جدید کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے حصہ دوم و سوم انٹر میڈیٹ اور بی اے کے لئے تیار ہو رہے ہیں فارسی جدید کی تحصیل و تعلیم جس قدر ضروری و مناسب ہے ہماری بد قسمتی سے اہل ہند کے لئے اسی قدر غیر دلچسپ و نامانوس ہے۔ نہ اساتذہ ذوق کے ساتھ پڑھانا چاہتے ہیں نہ شاگرد ذوق کے ساتھ پڑھنا۔ اسکا سبب علاوہ اس کے کہ زبان فارسی ہی سے عام طور سے بے تعلقی و بے اتنا لگی پیدا ہوتی جاتی ہے یہ بھی ہے کہ فارسی کے جدید لٹریچر کے دلچسپ نمونے پیش نظر نہیں ہوتے اور یہ بھی کہ الفاظ جدیدہ کی تشریح دستیاب نہیں ہوتی۔ اب نصاب فارسی جدید میں جو کتابیں رکھی گئی ہیں ان میں ایک یا دو طویل تصنیف ہوتے تھے جو کہنے ہی دلچسپ تھیں، لیکن طرز تحریر کی کیسائنت اور فساد کی طوالت کے سبب سے طلبہ کے لئے، جن کی طبیعت فطری طور پر مصروف و مہذب و سیاحت کے معاملے میں نوع و ذکاوت رنگی کو پسند کرتی ہے، غیر دلچسپ ہوتے تھے۔ سبق کی کتاب اپنی نوعیت میں کتنی ہی اعلیٰ ہوا طالب علم اور وہ بھی اسکول کے اس کو بہر حال بال ہی سمجھتے ہیں اور اس سے بیزار ہی رہتے ہیں۔ پھر اس بیزار ہی و ناگواری میں جس قدر کسی پیدا کرنا ممکن ہو اس سے دریغ نہ کرنا چاہئے۔

میں نے اپنی امور کو پیش نظر رکھ کر اس کتاب میں جدید فارسی کے مختلف اسلوب بیان اور مختلف موضوع کے مختصر نمونے جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن سب منتخبات مستند اہل قلم کی تصانیف سے لئے گئے ہیں۔

رہنمائے پسران امریکیہ کے ایک تصنیف کی کتاب ہے جسکو غیر انگلستان مقیم ہوشیار کے مترجم اول آغا میرزا محمد خاں نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس سے چار کتاب کا انتخاب

ب

اس مجموعہ میں شامل ہے۔ ان خطوط میں بچوں کو صحت جسم و اصلاح اخلاق کے اصول بتائے گئے ہیں۔
 طائر نور حسین علیاں نوری مصباحی کی نہایت دلچسپ و مفید تصنیف ہے جس میں بچپن
 مقامات علی و جہتی و تاریخی و اخلاقی درج ہیں۔ ان میں سے تین مقالے انتخاب کئے گئے
 ہیں ہر مقالہ طالب علموں کے لئے کارآمد معلومات پیش کرتا ہے

”یاحت بہر دور اور کرہ زمین بہشت اور دوزخ“ نرائس کے مشہور علمی فسانہ نگار جولین ورن
 کی مقبول کتاب *Around the world in 80 days* کا ترجمہ
 ہے اس کے ترجمہ مشہور مدیر و صاحب قلم و معروضہ ”زنی“ ہیں۔ اس مجموعہ میں اس طویل قصے
 کا سبب ابتدائی اور سب سے آخری حصہ انتخاب کیا گیا ہے جس میں اصل واقعہ کا تسلسل قائم ہے
 ”حالات شرلاک ہر مزمز“ سر رتھ کون ڈائل کے ایک فسانہ سے لئے گئے ہیں جبکہ نیا ہی
 خانہ ان کے ایک فرد و اسب والا شاہنشاہ اور جلیہ حسین میرزا نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ مختصر
 مضمون بھی بجا سے خود دو دلچسپ ہے۔

ایران کی تشرکے ساتھ نظم نے بھی نئی روش اور نیا قالب اختیار کیا ہے اسلئے تشرکے
 ساتھ نظم کا مطالعہ اور اس سے واقفیت فائدہ سے خالی نہیں۔ ایران میں شہرہ آفاق
 کے انقلاب حکمران بہت سے شاعر اور جدید طرز کی نظمیں پیدا کر دی بعض شعرا اور ان کی نظمیں
 جاوید ہو گئیں۔ انہی میں اہل ایران میں آقا شریعت الدین رشتی آسیم بھی ہیں جن کے مجموعہ کلام
 آسیم شامل ہے چند دلچسپ اخلاقی و قومی نظمیں اس مجموعہ میں شامل کی گئی ہیں۔
 الفاظ جدید کا تسلسل رتبہ کر کے لکھے علاوہ چند فطرت و طبع کے آخر میں ایک
 فرہنگ بھی شامل کر دی گئی ہے۔

آسیم ہے کہ یہ مجموعہ اعلیٰ اسکول کے نصاب فارسی جدید کے لئے نوزدں ثابت ہوگا۔

عابد حسن فریدی

۲۲ دسمبر ۱۹۳۱ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام کتاب یا مضمون	نام مصنف یا مترجم	صفحہ
۱	رہنمائے پسران	آقا سے میرزا محمود خاں مترجم اول جنرل قونوگری انجیلیسی در بوشر	۱
۲	طلیعیہ نور	حسین علی خاں نوری مصباحی	۲۶
۳	سیاحت زمین بہشتیہ اور دوز	محمود طرزی	۳۲
۴	حالات شہر لاک ہو مرز	نواب والا شاہزادہ عبدالعزیز نیرا پسر	۴۱
		مرحوم و معتمد موبد الدولہ	

حصہ نظم از مضامین آقا سے اشرف الدین رشتی نیر

نمبر شمار	عنوان نظم	صفحہ	نمبر شمار	عنوان نظم	صفحہ
۵	صفت علم	۸۷	۵	قبائے تازہ ہر بنا سبت عید	۹۵
۶	بکس وطن	۸۹	۱۰	ادبیات	۹۷
۷	چرخ خوش بود	۹۱	۱۱	نئی داغ چہ بولیم	۹۸
	در نوبدی ہے امید است	۹۳	۱۲	این ہر بگذرد	۹۹

و قدر و قیمت آنها بر تو معلوم خواهد شد در خیال تو حکم نمایم، اگر نخواهم تمام آنچه مقتضی است در این مرفوع تو بگویم لازم می شود که هر عصر تا چند هفته با هم در این خصوص صحبت بداریم اما خوب است نقد اسم چهار روز صرف این باب کرده و امیدوارم بعد از این بوسیله خواندن کتب نفیسه بر اطلاعات و معلومات خود بیفزایی، من هم سعی هستم که در مختصر و تفصیل ساده ترین طریق الملاحظات مفصل شرح بدهم.

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 لا بد اقلب شنیده میگویند انطافه من الایمان یعنی پاکیزگی جزو دین است و نیز میگویند پاکیزگی مالی فرشتگی است، نظافت واقعی عبارت از پاکیزگی بدن و خیال است. اگر بگذاری خیالات پست و نامحج در فکر و دل بشود آرزو آنها برود می در زندگانی تو ظاهر می شود، از کوزه همان بر دل ترا و که در دوست اگر دار نمانده خیال و اعمال ظاهری علامت و تمیز مافی الفیض انسان شناخته می شود و خیال و فکر برود می در حیات اثر میکند و خود نشان اخلاق می شوند پس بدان که لازم است افکار و خیالات خود را پاک نگهداری، واجب ترین شرائط تحصیل و نگاهداری یک ضمیر پاک این است که انسان قلب پاک داشته باشد و قلب پاک فقط از جانب حضرت پروردگار مرحمت می شود و استعدادی تواند درگاه او بیدار باشد باشد که اے خدا دل ظاهر و پاک در من بیا فرین و روح مستقیم در باطنم تازه بسا

البتہ باید بدانی کہ پاک دلال محبوب خداوند، اگر تامل حال طلب خود را کاملاً متوجہ ہوئے یزدان پاک کردہ واجب است کہ فوراً باین وظیفہ مهم قیام نہائی چوں وسیلہ سلامت و نجات تو بہین است و بس، و قطعاً کہ این قلب پاک را کہ حفظ خدامی تواند بتو عطا فرماید دارا شدہی وظیفہ ات ایمن است کہ بخوبی آنرا نگہبانی نہائی چوں بزرگان فرمودہ اند قلب خود را بتوجہ تمام حفظ بنا زیر کہ تسامح زندگی بستہ آن است۔

محض اینکہ قلب خود را بخوبی حفظ نہائی بر تو لازم است کہ با کمال توجہ از تمام کتبہ کہ خلاف نفع و طہارت و دوری بجوئی، بسیار گما بہا رجیث اخلاق پاک و مذہب نیستند و ازیں مقولہ گما بہا کم نیست، گما بیکہ نمیتوانی از پر رادرت بخواہی کہ بلند باتو بخوانند خودت ہم گاہے نخواں دوست نزن و اگر کسی دیگر ہم می خواند گوش ندہ، ہمیشہ پر رادرت را واضح و حامی خود قرار بدہ و از کسانیکہ ککلیات قبیحہ و صحبت ہائے رکیکہ فکر تو را اندر اہ صواب و ریسہ بند با کمال تنفر و گردان باش و فقط آدم ہائے پاک نیت و خوش ذات براے معاشرت و معاشرت خود انتخاب کن، اگر نتوانی اینطور آدمہا بیابی تنہا ماندن بہتر است کہ گفتہ اند: وحدۃ المؤمنین جلیس المؤمن یعنی تہا بودن انسان بہتر از ہمیشہ بد است، ہمیشہ براے ہجر و بد آسانتر است کہ تو را با اہل حق کوہیدہ خود بکشانند تا آنکہ تو ادرا با اہل حق خود و مصلحت گردانی

نه فقط فکر باید پاک و منزه باشد بلکه بدن هم بایست پاکیزه و تمیز باشد بر
همس لازم است اظهار نه یک مرتبه تمام بدن خود را بشوید و اگر دو مرتبه
بشوید دیگر بهتر است، و سینه من بدن پسران بدم قبل از پوشیدن لباس
هر صبح بدن خود را با آب سرد می شستم، بزد می این براسه من عادت شد
و در تمام مدت حیاتم جاری بوده و فوائد بکلی از حیث قوه بدن بمن عاید شده
است، اگر این شست و شوی را بستان شروع بشود ابتدا متعفن خطر
چالش نیست و وقتی آب و هوا در زمستان سرد شد پس از غسل یک گرمی
زیادی و برخورد احساس بینائی و مقب آل زکات و لذت نمی براسه تو پیدا می شود
پس از آنکه با هوای خشی بدن خود را مالیده می لازم است با دشمنایت تمام بدن
را با نهایت قوه و زور بمالی.

نه فقط خارج بدن بلکه داخل آل هم بایست بوسیله تنغیف پاک و
ظاهر نگاه داشته بشود، جزء بیشتر آل کثافتیکه از خارج بدن باید شسته
بشود از جنس بایع و جامد فاسد شده می باشد که از راه مسامات پوست غالباً به
شکل مرق از بدن خارج می شود و لازم است که کراراً بدن را شست
و شوکر و مسامات بدن باز بماند و صحت برقرار باشد، اما یک مقدار مواد
فاسد بایع یا جامد هست که یک مرتبه یا بدفعات از بدن خارج می شود.
کیفیت پیدایش این مواد فاسده در شاید از نگاه کردن بر سوختن

آتش در منفعل یا اجاع، بخوبی تلفت خواهی شد، سوختن هیزم یا زغال باعث
حرارت می شود و اگر نخواهیم سوختن آتش دوام پیدا بکند گاه گاهی باید
هیزم آن مزید نماییم، همین که هیزم می سوزد خاکستر جمع می شود، یک
قسمت جزو آن این هیزم بشکل دود اندودش خارج می شود و آنچه
بشکل خاکستری ماند بایست برداشته بشود و الاً اجاع پزد و منفذش مسدود
بافتش قطع می گردد و آتش خاموش می شود، همین مطلب هم در مورد بدنهای
مار است و صحیح است حرارت بدنهای مار بسبب تغییراتی است که بواسطه
اعمال حیات که در چندین مورد و شبیه سوختن هیزم در اجاع است
در ریه یا دلیله و اعصاب مار رخ میدهد، هر چه از راه مسامات عرق می شود
و خارج میگردد بمنزله آن قسمت خاکستر است که بشکل دود اندودش بیرون می رود
و آن قسمت که بشکل یال و جامه در آن محلی که برایش معین شده می ماند مطابق
می کند با خاکستر که در خاکستر دان پذیرا جمع می شود، پس اگر این خاکستر را
هر روزه خالی نشود خاکستر در آن جمع می شود و قسمتی که تالب اجاع می رسد و منفذ
را مسدود و آتش را خاموش می نماید، مثانه در روده با هم اگر بوقت معین خالی
نشوند تمام داخل بدن مسدود می شود و از جمیع اعمال بدن جلوگیری می نماید و مواد
فاسده مترکمی می گردد و در خون می ماند و مغزو تمام اجزا بدن کسل و سنگین
می شوند و اگر این حالت تاملتی باقی ماند یا غلبه و قاتلگرار بیاید یقیناً

ناخوشی و مرض بانسان عارض می شود اگر میل داری قومی و جمیع المزاج ،
 باشی به طریق استمرار از درستی صحت تو که با س بدن را از مواد فاسد و
 خالی بنا ، جنس ایلع فاسد بایست همیشه تمام و کمال قبل از خواب در شب
 هر روزه بین سه تا شش ساعت یا زودتر خالی بشود ، جنس فاسد چنانچه
 بدون کم و زیاد با کمال استمرار هر روز باید از بدن خارج گردد و
 بعقیده مروان پاکیزه و محتاطا نسب آن است که این کار اولین وظیفه
 انسان بدون فاصله پس از نداشتن اقرا واده بشود ، بدون وقت و ترتیب
 و در این دو وظیفه صحت و قوت بدن و لطافت فکر از جمله محالات است چوں
 اگر اهل یک خانه بخوانند راحت و آسوده باشند کافی نیست که بیرون خانه
 خوب نقش کنند بلکه اندرون و داخل آل هم بایست نظیفت و پاک باشد ،
 پس اگر می خواهی صحت مند و سعادت مند باشی خارج و داخل بدن خود را
 پاک و تمیز نگاه بدار .

مکتوب پانزدهم

عزیزم حبشید

ویرد از حرارت و تغیر آتیکه در ابدان ما واقع میشود و صحت داشته
و آنها را تشبیه آتش کردیم که در منزل یا اجاغ باشد، از چندی حیث
این شباهت بدون کم و زیاد و حقیقت دارد و تشبیه نیست، و در بدن
ما این احتمال یا آتش گیری یا سوختن آهسته ترمی باشد و از این حیث هرگاه
این سوختن آهسته باشد مثل ضایع شدن آهنی که در هوا افتاده باشد
ما از رنگ زردن می نمایم و هر وقت بسرعت واقع بشود مثل زغال
و بهیضم آزار سوختن می نمایم و در هر دو مورد عمل یکسان است و کیفیت
آنها حکم واحد دارد، و در بدن انسان سوختن بسرعت آتش گرفتن
بهیضم نیست اما از سوختن و رنگ زردن آهن بسیار سریع تر است.

از آنجا که نفیرات همی که در بدن ما واقع می شود شباهت کلی بسوختن بهیضم
و زغال دارد بسیار بجا است که تحقیق بنماییم که بهیضم را باید چه قسم کار برد
تا این مسئله حیوانی ما بخوبی بسوزد و نتایج مفیده از آن عاید بشود، اقام
خدا و خوراک این قدر زیاد است که ممکن نیست از هر کدام آنها
جداگانه صحبت داشت ولی باید گفت نفیر از خوراک سازگار و موافق

یعنی خوراک کے کہ اسباب تقویت بنیہ باشد گاہے خوراک دیگرے بنالیت
 خورد، غذا ہم بالیت درست طبع بشود و مقدار کول باید از دوسے
 صحت و قاعده و باقام مختلف و باوقات تعین مرتب باشد، ہمیشہ
 ہر چیز کے کہ می خوردی در اثر آں فکر کن، ہر وقت سرور و یاتپ
 داری یا اگر اوقات تلخ و احساس برافروختگی در خود می نائی بدقت
 در جنس و مقدار آنچه را کہ از دود از دہ تا چل و ہشت ساعت قبل
 از آں خوردہ فکر و خیال کن و بدین طریق بواسطہ تحقیق و فکر بسیار
 تجارب مفیدہ و طلب سلامت و صحت مزاج خود تحصیل خواہی نمود،
 تو این حفظ الصحہ کہ مرتب کردہ اند با کمال تفکر و وقت مطالعہ بناولی
 ہمیشہ بخاطر داشتہ باش کہ اگر اصلاح و تعدیل در آہنا لازم
 باشد کہ باحوال خودت مطابقت یکنہ نیستہ بملاحظہ و وقت خودت و
 مطالعہ احوال تو است، ہر چیزیکہ با مزہ است دلے با مزاجت موافق
 میت خورد زندہ نباش کہ بخوردی بلکہ بخور با نذرہ کہ زندہ بمانی۔
 بعضے پسران و دختران ہم یک میل غیر طبیعی بر اسے سرکہ و نمک
 و میٹھا و قہوہ و دودا داسے تنگی پیدا کردہ و بیک طرز و مقدار سے

۱۵ بنیہ جسم
 ۱۵ کول۔ غذا۔ جو چیز کھائی جائے۔

آنها را میخورند که بچندین جهت بسیار مفرد واقع می شوند، اگر این عادت
 بزودی ترک نشود منجر باعمال بد باطنی و ظاهری می گردد و ترکیب
 نمودار استعداد افراط در شرب می نماید و راه خسارت و ضرر دائمی بلکه
 تنهایی کلی بر اسس خود پیدائی کند، اثرات اسف آوری این رویه
 را خودمان در تیزترین نفر که از سالها قبل در سن کر چک با آشنائی
 داشته اند ملاحظه کرده ایم.

آنچه در سلسله غمراک گفته شد در باب مشروب هم بجای دارد
 است فقط چیز بی یا شام که باعث اعتدال و استقامت مزاج تو
 باشد، آب زلال بهمان درجه حرارت یا برودت که از چشمه جاری
 می شود بهترین اقسام مشروب براسس پیران و جوانان است،
 پسریکه در ضمن رشد چای و قهوه می آشامد ممکن نیست مثل کسیکه
 فقط آب خوب می آشامد بزرگ عضلی و صاحب قوت بشود چای
 و قهوه کیف دهند و ممکن نیست استعمال شان در آثار سالها می رشد
 بچنان اندازه می از پای حیات دقوة رشد و نکاید.

اگر قدرت و سعادت و شان و منزلت و قدر جان خود میدانی
 هیچ وقت سکرات را بهیچ قسم و نوع نیا شام، اطراف خود نظر بند از
 آن خرابی که سکرات در جان اسے دیگران کرده ملاحظه نسا

و درس های حکمت بلا خطا و قیقه از آنها بیاموز و نگذار خودت عملاً
تجربہ کرده بعد تا سفت داند و بار بیاموزی، امثال قدما که گفته اند
«شراب فریب دهنده و مسکر باعث پیچ نفس است و هر کس
فریب آنرا خورد عاقل نیست» بخاطر بیادور، اگر بخوبی دقت کرده
باشی آنچه در امثال آورده اند در اطراف تو ظاهر و پدید است
«آنرا امر مثل نمی می گرد و مانند آتش می سوزاند»

آنچه از بابت چای و قهوه گفتیم در حق تها که بالمضاعف درست
است و حقیقت دارد، سیگار چیز کوچکی است و بی ضرر بنظر می آید
اما با خطر تر و مملک تر از چیز نیست که پسرانرا اغوا کرده بخود می
کشاند شاید کشیدن سیگار از روی اعتدال برای معدود و بی
مردم که از سن سی تجاوز کرده باشند و قوا و شال کمالاً جا گرفته
باشد و قوا و فکری و بهر فی شان بلعاست و خلین است
علی الظاهر اثر منفی نداشته باشد اما بدیهی و واضح است که
پنج پسر در ضمن رشد و قوا و شال ممکن نیست اقدام بکشیدن هر قسم
تبنا کو بکنند و ضرر حتمی فوری دائمی و دیر رس را اگر بوقت برپسار بشک
می بینی سیگار می کشند نظر نمانی لطفست خواهی شد که با اندازه که
بدغایات عادت کرده اند بهمان اندازه هم در رشد و نشو و نما

عضلات شان کمر و نفعان پیدا شده است، اگرچه توانی یک پسر بیا
 پیدا نمائی که بمقدار متناهی سیکلاری کشد و عضلاتش خوب ترقی کرده
 و سخت شده و پرستش زرد نیست و سفید و چشمتا زنده پس چنبر بیا
 گفت کرده که بپارے مردمان دقیق از درک آن عاجز گشته اند
 از استعمال تنباکو پسر از رشد می ماند و نشوونایش کم می شود و اثر آن بر
 مغز مانند اثرش بر بدن نیایا و درخیم است، در مدارس رشمه بد و
 مدارس عالیہ از تحقیقات دقیقه و فصح شده که شاگردانیکه عادت تنباکو
 دارند از میزان حد وسط شاگردانیکه پہلویشان در ہاں درجہ ہستند
 زیاد ترزل می کنند تحقیقات کتب در باب نشوونمای ارتفاع و وزن
 بدن و ترقی قواسم فکری شاگردانیکہ چار سال در مدارس عالیہ
 مائی مانند ظاہری دارد کہ آنہا نیکہ و خانیات استعمال نمی کنند صدی
 بیت و چار بیشتر از شاگردان ہاں درجہ کہ عادت بہ دخانیات
 دارند در وزن ترقی می کنند و در ارتفاع صدی سی ہفت دور اندازہ
 سینیہ صدی چہل، آنچہ در باب مدارس عالیہ گفتہ شد در مورد
 مدارس ابتدائی درست می در تمام اس مملکت صادق می باشد۔
 استعمال تنباکو بر قواسم مغزی و صحت ہر عضو بدن مخصوصاً

سہ تنباکو یعنی قابل اعتنا تعدد کثیر۔

بر صحت و قوه رشد اعضا تناسلیه اثرات دشمنه دارد، هرگاه
اثرات مضره که از نتیجه کشیدن یا جادیدن تنباکو محدود و منحصر
با استعمال کنندۀ آن بود عواقب ذلتناج آن این قدر بد نمی بود. اما وقتی
بیا دیاریم نبی آدم اعضائے یک دیگر بد یعنی افراد مسمت حلقیات
یک سلسله از بنجیر دارند تلفت میگویم که چگونه صدمه که بابدان خود مارید
باید با طفا لیکه بعد از مای آیند هم برسد چنانکه چند روز قبل
تو شرح دادم آنچه تو هستی اطفال تو هم با کمال آسانی
و بر طبق قانون طبیعت همان خواهند بود و آنچه در حق آنها می خواهی
خودت هم در سنوات رشد خود سی بنما که همان طور بشوی، و غایات
تنها مغفرتی باشند بلکه بچه خرج و متلزم خطرات عیدیه هم هستند.

امیدایں بود که امروز پاره مطالب را در ایں مکتوب شامل کنم
آخا! مجبور هستم که آنها را بفرود او گذارم، در ایں بین خوب است
در ایں مطالب فکر کرده و بخوبی آنها را بدین بسپارم

مکتوب شانزدهم

عزیزم جمشید

طهارت و قوت بدن و خیال بواسطه خوردن بهترین و مقوی ترین
غذایه ممکن نیست دوام نماید، خداوند ابدان ما را بقسمی درست
فرموده که اگر خواهم قوی و صحت مند شوم باید کار هم
بکنم، حتی قبل از نزول آدم و خوا خداوند یک کار سه برایشان
متین فرمود چون کار بر سه صحت و آسودگی آنها لازم و واجب بود و
بنالیت وقت خود را بطلالت و بیکاری می گزیرند.

طبیعت هم هیچ کدام ما است و اگر بکار میل نداریم و از قرار معلوم
تأما تشبیل بدینا آمده ایم اما باید کار بها آموخته بشود و بکار واداشته
بشویم تا شوق و رغبت بکار پیدا نمایم، در این صورت گاهی از
انجام آن امور جزئی زیاده و کمی از قومی خواهند شانه خالی نکن و
داخل و خارج از مدرسه نسبت بوظیفه خود صادق باش و آن
ضرب المثل قدیم قومی قیمت را که هر چه اصلاً باید انجام داد بابت
بخوبی انجام داد و هر چه قابل نیست که بخوبی انجام داد اصلاً بناید
اقدام بآن بشود، بیا و بیا در هیچ وقت از زحمت با شرف

غل و شرمندہ مباش و کار خود را بواسطہ صحت عمل و انجام آں بد رستی منظم و
 مقرر بنا آں وقت در انجام شغل خود احساس افتخار و راحت نخواهی کرد
 بعضی کار با زحمت، بعضی بشتری دہند تا بہ بدن و بعضی ہائے دیگر
 فقط زحمت، بچند عضلہ بدن می دہند و باقی دیگر را بیکاری گذرانند.
 محض اینکہ خون آزاد می بہر عصبی رسد و تمام بدن قوی
 نگاہ داشته بشود لازم است کہ ہر یک از عضلات بدن را
 در کار آورد و ہمین جہت تقریباً تمام مردم ورزش لازم
 دارند اما این ورزش چہ قسم باشد و بچہ طریقی انجام بیاہد باید
 از روستے شغل یا میثقیل معین گردد، مثلاً پسریکہ در تمام روز در کار
 شاہ یا ر کردن بودہ و عقب خیش رفته است در عصر محتاج
 بگردش نیست بلکہ خوب است بدینا چہ پروہ و قد رسے پارہ
 بکشد یا شناوری نماید یا آنکہ یک تغیری در کار بد کہ یک
 دستہ علیحدہ از عضلات بدن او در کار بیاہد، پس چنانچہ
 ہاں پسربچہ بجائے فارس یا دروندہ یا رانندہ کار بکند
 یک دستہ اعصاب خستہ را راحت می دہد و یک دستہ دیگر
 را باموریت می گارد و بواسیلہ ہمیں تغیر سادہ در کار خود راحت
 لازمہ باد عاید می شود۔

فقط محدود سے از اقسام کار ہاتھام عضلات را بکار می
اندازند و بدین واسطہ فاضل آنکہ قوای بکار رفتہ در کار آورده
بشوند و تمام بدن قوی و صحیح باشد یک قسم ورزش کہ از روی
حقل اختیار شدہ باشد برائے تمام مردم از ہر صنف منیب
خواہد بود، ہر وقت من داخل اطاق پسری بشوم ہر چند آن اطاق
مختصر باشد ہمیں کہ بنیم یک یک جلد کتاب دینی خود شش
باخذ جلد کتاب منتخب درد و لال و یک جفت میل آہنی ورزش
در گوشہ اطاقش نہادہ است ہمیشہ از آیتہ آل لبسہ امیدوار
خواہم گردید، یک جفت میل آہنی ورزش کہ ہر یک دوسہ وقہ وزن
داشتہ باشد قیمتی ندارد اما منفعت و فائدہ مغزی آن بسیار
است اگر بایں میل ہائے آہنی ورزش یک جفت میل تختہ
و یک فنہ ورزش و سایر آلات ورزش اضافہ شود دیگر
بہتر است، ایں ورزش ممکن است سادہ باشد و اگر ہر روز
بشود منافع زیادہی از آن عاید خواہد شد، چندین قسم بہترین
ورزش ہا کہ حالاً متعین شدہ ابدال میل وغیرہ لازم ندارد۔

۱۵ میل آہنی۔ ٹوبل۔

۱۶ آیتہ مستقبل۔

گذشته از پسران و دختران مردان و زنان هم لازم است
 که در مقابل کار نه فقط ورزش تنها بلکه تفریح و تفریح داشته باشند
 بین ورزش و تفریح تفاوت کلی هست، تفریح واقعی همیشه،
 عنصر خوشوقتی و خوشحالی را داراست، کسیکه تنه می برد
 یا شک می شکند ورزش دارد اما همین بریدن تنه یا شکستن
 تنگ در صورتیکه کار یوسیه آدم بشود قابل نیست که آنرا تفریح
 بخوانیم، حرکت دادن یک چنبر یا چوب زدن بوبه و پارو کشیدن
 در قایق و گرجی و سواری و دوچرخه آهنی و چندین چیزهای دیگر دارا
 یک مقدار کافی خوشی و مسرت هست که قابلیت اسم تفریح دارند
 با تفریح همیشه ورزش هست اما ورزش شاید خالی از ماده صلیه
 تفریح باشد و غالباً هم خالی هست، پس هر وقت مشغول
 تفریح شدی و بقیه در آن غلو کردی که از درجه
 ابتهاج و خوشی تجاوز کرد و همان وقت مبدل برحمت یا ورزش

له پارو کشیدن - بکشتی کاوانی چلانا

له قایق - کشتی

له گرجی - جاز

له دوچرخه آهنی - بایکل - مسرت

می شود، فی المثل آل طفلی که چندین روز در اطاق مدرسه یا کارنشا
بوده اگر یک ساعت در خیابان راه برود یک تفریح واقعی بر اے
او حاصل می شود اما همین گردش بر اے آل قراولی که دوازده
تا چهارده ساعت در خیابان مامور بوده کار و زحمت است نه
تفریح۔

لکن بعضی اشخاص هستند که هر روز با چنان شوق و خوشوقتی و
دل گرمی بکار باسے یونیفرم خود می پروازند که وظایف یونیفرم
خود را بدل بتفریح دائم می نمایند و این تفریح از بهترین و
سودمندترین اقسام تفریح است در مدرسه پسران و دخترانی
دیدہ شدہ کہ چنان شوق بتحصیلات خود دارند کہ تحصیلات شان
یک قسم بازی بر اے آنها محسوب می گردد، پسران و دختران
زمان و مردانیکہ ایں طور باشند از ہمہ صحت مند تر و آسوده و
خوش حال تر اند، پس اے نوجویم عزیز اگر می خواهی صحت مند
و خوش حال باشی و از وجودت فایده و منفعت بر آید کار کردن
بایموز و باچان جدیت و شوق خود را در کار بنه از تمام و کمال
قواے خود را بکار بیا در کہ مقصود عالی و مقدس تو کار را

لے قراول۔ چوکیدار سائنس۔

تغیر بازی بد یا اتملاً کارت را تبدیل بخوشی گرداند و در بجا آوردن
 وظیفہ خود سرور و خوش حال باشی، گمان نکن خوشی و آسودگی یک
 چیز است کہ بواسطہ تلاش و کوشش عاید بشود این خیال
 اشتباہ بزرگ و خطا است، وظیفہ خود را از روی امانت
 و تامل بجا بیاورد آن وقت خوشی تو را می جوید و از آن تو خواہر بود خوشی
 و آسودگی می تواند بود بر سندا اما تو نمی توانی با آنها برسی۔

ہاں طورے کہ ہر روز باید غذا بخوری در زرخش ہم نپا د
 بہر اندازہ کہ تفریح لازم داشته باشی بکن اما ہمیشہ بہترین اقام
 آں را انتخاب بنا و بنحاطر بیاور کہ حتی بہترین اقام آں ممکن است
 بواسطہ عدم مناسبت موقع یا طریق بجا آوردن آں یا افراط در آں
 یا مصاحبت بد مشر و موزی گردد۔

محض حفظ صحت و تحصیل قوۃ ذلت اطمحاج بخواب زیاد ہم می
 باشی ہشت ساعت خواب بکن است برائے بسیارے
 آدم ہائے بالغ کافی باشد لیکن برائے پسران و دختر اینکہ
 در ضمن رشد ہتند وہ تا و دوازده ساعت در ہر بیت و چار
 ساعت اگر ہو قع خود باشند بیشتر از لزوم نیست ہرگز تا در وقت
 در شب بیدار نہمان برائے آنکہ ساعت ہائے اول شب

برائے خواب سو مند تراند تا ساعت ہائے آخر شب، عادت
 نکلن کہ ہر صبح تا ویر وقت در درخت خواب بسانی این
 ضرب المثل صحیح کہ نزد ہمہ معروف است بنماط داشتہ باش
 زود خوابیدن و زود برخاستن انسان را صحت مند و دولت مند
 و عقل مند می نماید، روعے و تشنگی پری خواب و ہر وقت
 برخت خواب میروی، برو کہ بخوابی فکر و خیال بخود راہ بند
 نفس و خیال را پاک بگماہ دار کہ شب ہم باندازہ روز در رش
 و توفیق شاطو تو مدد خواہد کرد۔

مکتوب ہفتم

عزیزم جمشید

آنچہ دی شب و پری شب در باب غذا و ورزش و تفریح
 لازمہ برائے بگماہداری صحت بدن تو گفتیم در مسئلہ غذا و ورزش
 و تفریح برائے صحت و ترقی فکر ہم بے کم و زیادہ راست و درست
 است یعنی فکر ہم محتاج است کہ مثل بدن پرستاری یا تغذیہ
 بشود، تو اے دماغی کہ بھل ماندہ یا بدور ورزش انداختہ بشوند

و تو آنکس را هم تغذیه لازم دارد و غذا سے کہ بر اسے قواسمے بدن
 است از راه دہاں داخل بدن می شود و غذا سے تکرری
 از راه چشم و گوش و ہر یک از حواس پنج گانہ داخل
 می گردد، اگر دہان خود را ہماں طوریکہ در مرض نفوذ دہان فلج
 واقع می شود و ببندی بدنت از گنگلی می میر و ہمیں طور ہم
 اگر دالان ہا سے خیابان ہا سے پنج گانہ مغز آمد و جنبہ سالی
 فکر از گنگلی خواہد مرد البتہ بسیار مردم دیدہ کہ بواسطہ خوردن
 غذا سے متوی کافی بدن ہا سے شان ضعیف می باشد ہمیں طور ہم
 بسیار مردم اتکار ضعیف ہست و از ندیوں مغز ہا سے شان غذا سے
 خوب ندارد و نیز ممکن است کہ مردم با وجود داشتن غذا سے خوب
 قسمے از آن بخورند یا چنان مقدار سے از آن صرف بکنند کہ
 بعدہ خود و مدہ برسانند و آنرا مرض بکنند ہمیں سبب
 بدن از گنگلی می میرد و تو آنکہ مدہ پر باشد چون اقبۃ
 ملقفت ہستی کہ تربیت و پرورش بدن فقط از مقدار غذا سے کہ
 می خوریم نیست بلکہ از مقدار سے است کہ ہضم می شود۔

اگر فکر نہائی ملقفت خواہی شد و چقدر جسم است کہ بپرس
 بیاورند کہ در ہر چہ می بیند و می شنود و در ہر چہ بوسیلمہ حواس
 را ولوانیکہ حالانکہ۔

پنج گانه باد می رسد دقیق و با ملاحظه باشد فقط آنچه می بینی
 می شنوی تو بفکر نمی دهی و تو را هوشیار و عاقل می سازد
 بلکه جان پهنی که در فکر تو داخل می شود و آنرا بهنضم می نمانی تو آن
 فکر می تو را تقریت می نمایم هر وقت مطالعه می نمانی خیال کن
 که چه مطالعه می کنی و پس از خواندن درس بایت بین چه آموخته
 و هر چه داخل فکر می شود کاملاً آنرا بهنضم بنام یعنی بخوبی بفکر خود
 بسیار تاجز و فکر تو بشود مثل اینکه هر چه می خوری باید بهنضم
 بنامی که جز بدین تو بشود و تو را قوت بدهد

در هر غذائی که بفکری دهی بسیار احتیاط کن جان قسمی
 که نمی گذاری غذا را داخل دهانت بشود همان طور هم گذار
 که مطالب ناپاک نامحج چه از خواندن روزنامه و چه از لباس
 دیگران در فکر تو داخل بشود و شکم و معده خود را که محفوظ نگاه
 می داری خیالات و افکار را در این حفظ بنما هم چنانکه آنخاصه
 دیده که بواسطه مقوی بودن غذای ایشان گرسنه و ضعیف
 بوده اند همان طور هم تو و من پسرانے دیده ایم که بسیار بخوانند
 کتب معتاد بوده اند و اغلب از فطالین قسمه خود غفلت می
 کردند تا بخواندن پیر و از نند و در کجیم و در کاکم و در رسم هم

مشغول مطالعہ ہو رہے ہوں اور ہوسیار می شدہ اندھکار
 و خیالاتِ سناں غام و بے اساس ہو رہے ہوں و خود نشان از ہر مطلب
 جاہل و عاری ہو رہے ہوں، تفصیرِ نشان نہ ایں ہو کہ کتاب نمی خواندند
 بلکہ ایں ہو کہ آنچہ می خوانند سودمند و صحیح ہو رہے ہوں لہذا اندھکارِ نشان
 بے قور ماندہ روز بروز سال بیاں ضعیف شدہ است۔

چنانکہ در مکتب سابقہ بتو گفتم کہ اگر بدن صدمہ بیا بد ممکن
 نیست فکر ناقص نشود ہماں طور ہم ممکن نیست فکر را ضعیف یا
 ملوث بنائی یا صدمہ بآں برسائی و اذیتے بہ بدن نمودہ باشی
 پس بر اے خواندن کتب خوب انتخاب بنما، کتاب تائخ و شرح
 احوال اشخاص بزرگ و فنون و علوم بخوان و مسافرت نامہ
 و سیاحت نامہ و کتب اخلاقی و مذہبی مطالعہ مکن و حکایات
 و چیز ہائے بے فائدہ را بخوان، ایں قدر کتب خوب و مطالب
 و موافقہ عالیہ ہست کہ اطلاع بر آہنا بر اے توازد اجبات است
 کہ ابد آج از نیست وقت خود را بمطالعہ کتب نا صحیح و بے فائدہ
 صرف بنائی ہماں طورے کہ طبع ہوشمندی داری کہ باید غذائش را
 معین کنی ہماں قرار ہم یک طبیعت اخلاقی و روحانی داری کہ
 با لیت آہنا را تغذیہ بنائی و ہماں قسمے کہ بدن در وقت صحت

گر سنہ غذا و فکر محتاج علم و دانش می شود و ہاں طور ہم طبیعت روحانی صحت مند جو یائے فضایل و مطالب روحانی است و اگر در عقاید مذہبی تو رخنہ پیدا بشود و عقیدہ ات نسبت بواجبات دینیہ و کلام اللہ و کتب دینی و مصاحبت آدم ہائے مومن سلب گردد و طبیعت روحانی تو صدمہ می بیند و ضعیف می شود و سلب قابلیت از تو می گردد و ہاں طورے کہ طبیعت جہانی خود را غذای دہی طبیعت فکری و اخلاقی خود را ہم باید تغذیہ کنی نظر باین کہ رابطہ کہ مشغولیات بفکر دارند مثل آن است کہ تفریح نسبت بہ بدن دارد پس بجا است کہ در اینجا فوائد مشغولیات سخن برانیم و شرحش را بیان کنیم۔

انواع و اقسام مشغولیات ہست در بعضی از آنہا حرف و اعتراضی نمی رود و برخی از آنہا محل گفتگو است و بیاے از آنہا یقیناً و تمہاید می باشند، حالاً امکان نداریم مخصوصاً بگویم کہ ام ہر کدام خوب است لیکن می توانم چند قانون درست بیان کنم کہ در این مورد دستور العمل قرار بدہی۔

اولاً ہر یک از مشغولیات کہ اسباب خرج زیاد برائے تو می شود بان اقدام نکن، مشغولیات فقط محض انصراف

نیالند و سودمندی و فایده داشتن آنها نباید باعث غار ج زیاد
 بشود و بهارات اخروی که ولعب و محو بگرد و در ثانیاً باید از خیال
 قسم باشد که هر چه حالات تو از انصراف از خیالات و راحت
 لازم دارد و بتو برساند نه این که فقط بر اے شوخی و امر را
 وقت باشد.

ثانیاً مشغولیات تو نباید بمقتوی دیگران و خالست نماید یا
 آنکه مانع و عایقی در راه دیگران باشد.

دویناً هر یک از مشغولیات که بواسطه کثرت خوشی و دلچسپی
 اسباب غفلت انسان از وظایف خانگی یا مذهبی یا عامه
 خود آدمی شود خطرناک است و بایست از آن دوری جست.
 خامساً هر یک از مشغولیات که مشغول شوند به آن در روز بعد
 بانجام وظایف زندگیانی خود شوق نداشته باشد مفروض و بکلی
 مذموم است.

سابعاً هر یک از مشغولیات که از حیث عفت و عصمت مذموم
 و در مطالب دینی و امور مقدسه تولید شک نماید و تورا از خانه
 خود کم میل بکند و طاهری را در لباس خوشنما بیاراید و میبج هوا و
 پوس گرد دیا اخلاق راست بکند از مشغولیات نامستحب و مذموم

است و باید از آن اقتنا بکرو۔

در مسئلہ بازی و مشغولیات فکر بہن و ہوسٹ پیار و تمنا ہاں
ہاں طوریکہ ممکن است با چناں شوق و شغفی داخل کار بشومی کہ
رحمات یومیہ بہتر کج تبدیل بشوند ہاں طور ہم ممکن است کہ در
مسئلہ تحصیل و مطالعہ و کار بائے مغربی چناں شوق اقدام نہائی کہ ہاں
عنصرے کہ جالب بازیست آنرا سودمند می نماید در تحصیل و مطالعہ
و کار بائے دماغی ہم حاصل گردد، اگر باخا طریقی ہنر شرح و قیلہ
منسبت داخل بشویم نہ تقریباً نہ مشغولیات و بازی اسباب
اغوار نفس مافی شوند و نہ ہم مارا معرشت خطرات و خیمہ می سازند۔

انتخاب طلبہ نور پیدائش صنائع و اختراعات

زندگانی بشر کنونی و آلات و ادواتیکہ درد ست افراد جامعہ
اے بشری دیدہ می شود تناسخ انکار و تجارب یلین ہا نفوس
سالفہ می باشد۔ اختراع این آلات و ادوات در اثر تجارب
اتفاقات و احتیاجات بعمل آیدہ است مثلاً انسان ب تجربہ فہمدہ
است کہ از تناسخ طولانی و تیکہ چوب خشک تولید آتش می شود
و ازین تجربہ کہ توسط یکے از افراد شدہ سائرین نیز تقلید و
استفادہ نمودہ و بعد انکار در تسہیل حصول آتش جمع شدہ و سایل
دیگر بہت بدست آوردن آن پیدا کردہ اند بامکملہ طبع خوراک
و پختن غذا و در اثر اتفاق کشف شدہ مثلاً یک کپریا یک خانہ
دہانی کہ در آن گوشت می بودہ آتش گرفتہ و پس از سوختن
اثاث البیت و اطفاء حرارت بر اے بدست آوردن بقیہ البیت
حرق و در میان آلات و ادوات معروفہ نفیس می کردہ اند کہ انخت
یکے از مجسمین بدن گوشت بریاں شدہ فرو رفته و تاملی
کہ حرارت در دست او تولید نمودہ بر حسب معمول و طبیعت
لہ تناس۔ برگڑ۔

بدان خود فرو برده و ذائقه او در این ضمن طعم خوشی را احساس
و ابراز مطلب بسایرین کرده جمیعاً بخوردن گوشت را مطلوب
مشغول شده اند و از این وقت بعد گوشت را در کپری کرده و
و آنرا آتش می زدند تا با آن وسیله گوشت را مطبوخ تحصیل
نمایند و روز را ملتفت شده اند که بدون سوختن لانه و خانه خود
بوسیله کشتن حیوان و بریاں کردن گوشت آن در روی آتش
نیز می توان تحصیل خوراک پنجه نمود و کم کم وسایل دیگر بر آئے
بلخ معمول گشته تا با مرور رسیده که با انواع اقسام مختلفه بلخ و
تهیه خوراک می شود.

غفلت مخترعین عالم و اختراعات آنها منوط بحد زمان آنهاست
مثلاً آن کس که در شش هزار سال قبل یا پیشتر اختراع چرخ
را نموده همان درجه و عظمت را داراست که مخترع ماشین
بخار یا مکررات بی سیم دارد چه بواسطه اختراع ساده که در دوره
خود بسی غظیم بوده انسان آن عهد موفق شده است بمحو تاثیر که
بوسیله یک حیوان اهلی از قبیل اسب و الاغ حل می نموده بوسیله
چرخ و سکل عرابه با همان حیوان پنج مقابل آنرا حل نماید یا مخترع
ده ارتقام حساب همان اہت را داراست که مخترع علم جب

دارای باشد بلکه می توانیم با تقایه زمان و ضیق فکر مردم آن دورایی
اختراع ساده را بی هم تر و عظیم تر از اختراعات امروز بدانیم که
فکر انسان این طور تربیت یافته و آماده شده است و وقتی که وقت
کنیم بر ما معلوم می شود ترقیات نوع بشر در اختراع خیلی بطیخ و
کند بودند زیرا که هر چه امروزه در دست بشر ظاهر می شود توسط
هزاران اشخاص و جرح و اصلاح شده تا اکنون اشکال را
بخود گرفته مورد استعمال گردیده اند.

از پنج نژاد بشری فقط نژاد اریغی و بخصوص آریانیان در
اختراعات صاحب استعداد وافرند ولی اساساً اختراع بواسطه
احتیاج می شود یعنی ملکی که احتیاجات آنها زیاده بوده در صدد
رفع احتیاجات خود برآمده و قیقه آن اختراعات شده است
و ملکی که طبیعت و ضعت اقلیم و سایل آسایش آنها را آماده
نموده ب فکر اختراع و ضعت نیفتاده اند و از همین نقطه نظر است
با وجود آنکه ایرانیان با دیندگی با اند نژاد آریانیان و از همان طائفه
اروپائی بومی باشند اختراعاتی در عالم ننموده اند زیرا
مقتضیات آب و هوا و عدم احتیاج و اجبار آنها از تفکر
در اختراعات و کشفیات علمی باز داشته اند.

تهدن و اصول حفظ الصّحت

اصول حفظ الصّحت که مراعات آن لازم و می تواند از اعمال روزمره دانست بقدر ذیل است. اولاً نگاه داری سر در موقع راه رفتن و نشستن بطور مستقیم بحدی که گردن بد پشت یقه تنگی نباشد بنگاه کردن پشتم عابرین و مخاطبین در معاشرت و در محل کار و محل آسک که همه آنها به انسان مقرر و نفع دهنده این طرز نگاه داشتن سر عمل جواز تنفس را تسهیل و مرتب نموده و آن طرز نگاه کردن انسان را در نظاره صاحب شخصیت جلوه می دهد. دوم عقب انداختن شانه ها در موقع راه رفتن و نشستن و نگاه داشتن بدن در خط مستقیم در حال سکون و حرکت. حقیقتاً کسالت و بی حالی اغلب مردم از اینست که خودشان را به راه می بندند و هر چند این طرز حرکت و در نظر بعضی ناپسند و محل تبصره منخصص می کنند و سر بگریبان بودن و جلو یا نگاه کردن را از آداب می شمارند و بکسی با حساسیت این قبیل اشخاص باید بگویند نعمانی نمودنم و در شش و ریه باندازه یک ربع بر اے اشخاص لاغر و ضعیف و نیم ساعت بر اے اشخاص سیمین این ورزش

بهتر است بطور ژمینا تنیک معمول بین اردو پائی با بودہ متضمن
 ورزش تمام عضلات بدن باشد و لے بحدے کہ بدن عرق
 نماید بہترین ورزش آلت کہ بدون اجبار و اکراہ توأم با فرح
 و خوشحالی باشد مثل رفتن با عدہ رفقاء بالائے تپہ و یا غیشہ
 و دویدن و یا اسپرت ہائے مفرح دیگر غرض از این ورزش
 یہیہ پہلوان شدن نیست بلکہ برائے آلت کہ توا را حفظ نمودہ
 و جوارح و اعضا را کنجریان خود وادارد۔ این مکملہ را نیز باید
 در نظر گرفت کہ ورزش زیاد می برائے اشخاص ضعیف
 و لاغر مضر بودہ و آنہا را ضعیف و ناتوان ترمی کند۔ چہارم
 تعطیل کار در ہفتہ یک روز و بیرون رفتن از شہر با عدہ از
 رفقائے خوش مشرب و گذرانیدن وقت را بتفریح و اسپرت
 و گردش خارج شہر۔ اجتناب از شراب و افیون واجب
 ولی تدخین سیگار و صرف قہوہ یا چائے یا کاکا کو بعد اعتدال
 ضررے ندارد۔ در خارج شہر شخص باید بوسایل مختلفہ خود را
 مفرح نگاہداشتہ و قطعاً از فکر یا اشتغال بکتاب و قرأت
 احتراز نماید و بہر سخوی ممکن است خود را باش و مشغوف بدارد
 و بایں وسیلہ خستگی کہ در نتیجہ شش روز کار ہفتہ بر بدن و دماغ

دارد شدہ رافع و برائے کار آیتہ حاضر شود و در صورتی کہ
 وضع ہوا مانع گردش بیرون شہر باشد استراحت و تفریح در
 منزل می توان نمود پنجم کنارہ گیر می و تعطیل شغل در سائے یک ماہ
 و گذراندن آن در اکن بیلاقی و صرف اوقات با استراحت
 و تفریح اس تعطیل سائے یک ماہ برائے کلیہ اعضاء ادارات
 دولتی، محصلین مدارس عالیہ و کلیہ اشخاصی کہ بواسیلہ قلم
 و بکار انداختن و مانع خود اعاظم می نمایند علی الخصوص عصبانی
 مزاجان لازم است زیر اشخاص عصبانی قوائے خود را بعد
 افراط صرف می نمایند برائے تحصیل قوائے از دست
 رفتہ تعطیل سائے یک ماہ برائے آنها لزوم قطعی پیدا می کند
 و از اس روز دولت می باید اعضاء ادارات را سال
 یک مرتبہ یا دو سال یک مرتبہ مرخصی و ہزیرا غالباً اشخاص
 برائے آنکہ بکار و بلا تکلیف نشوند تحصیل مرخصی نموده برائے
 سالہائے متوالی بخدمت محولہ اشتغال می ورزند و نتیجہ آن
 می شود کہ یک مرتبہ از کار افتادہ و مرخصی گیر دند و نیز وظیفہ
 دولت است کہ حتیٰ کیا نیجا و تجارت خانہ ہا را ہم مجبور نماید
 کہ اس اصل را در بارہ اعضاء و کارکنان خود معمول و مجرا داند

و اشخاص هم باید در نظر بگیرند که قیام بچندین شغل دماغی برآید
 پیدا که دن باعث خرابی مغز و تبخیر صحت و نتیجه آن کسالت
 دماغی و جنون است در حقیقت استعداد دماغ بعضی کم است
 و بر این اشخاص واجب است که از فکر و اشتغالات دماغی
 زیاد اجتناب نمایند ششم تنفس عمیق و طولانی در حال شستن
 در راه رفتن این طرز نفس کشیدن کم کم عادت شد شخص را
 از ابتلا بامراض ریوی محفوظ و اعمال سایر اعضا را نیز مرتب
 می نماید و مخصوصاً علی انهم را تسریع می کند به شستن شوی
 و آب گرم هر هفته یک الی دو مرتبه بمقتضای کیفیت شعله و
 معمول سال و شست شوی و آب سرد بطور یومی و غسل
 و آب سرد برآید همه کس ممکن نیست زیرا احوال طوریکه جهت
 بعضی مفید می باشد برآید برخی نیز حال هم را داده و نهاده باید
 اول نمیدانند که بدن استعداد آب سرد را دارد یا خیر و این مسئله
 بشستن یک عضو از بدن در آب سرد معلوم گردد
 یعنی اگر پس از آن فوراً عضو مزبور سنگین شود و کسالت برآید
 بدن می کند و مشعر بر آنست که خون حاضر برآید جواب
 نقاس است و در صورتی که بگوید در عادت حاصل شد و کسالت

برستند بدون جسم می‌کند و در این حال مضر می‌شود و تفصل
در آب گرم بر اے رفت کثافت و حفظ لطافت جلد است
و شست شوے در آب سرد بر اے تقویت عضلات،
اعصاب و روح می‌باشد. این نکته را باید دانست که در شست
شوے در آب سرد بهتر است که در آن فایده ندارد و می
بایستی یک مرتبه در آب سرد داخل گردید و یا زیر دوش آب سرد
رفته بدون آنکه آب را متدرجاً سرد نموده و نیز باید در نظر
داشت که شست شوے زیاد بدن یا صورت باعث خرابی
پوست بشود و تولید ضعف و بے حالی می‌کند هم چنین استحمام
دیر بدین شخص را علیل می‌نماید زیرا فقط پوست است که فاصله
ما بین انسان و موجودات محیط می‌باشد و چون پوست مریض
شود احساسات و بدن مریض خواهد بود و خرابی پوست دلالت
بر خرابی بدن می‌کند زیرا پوست سالم بدن سالم را می‌پوشاند
هشتم. اجتناب از خستگی مغز و بدن چه در شغل و چه در تفریح
خستگی علاوه بر این که جوهر حیاتی را ازین می‌برد و حالت
دفاع را در زندگی کافی معدوم و انسان را عصبانی و فراموش
کار و بے حوصله و بالاخر از سرشاری حیات بے نصیب

می کند چنان که حیوانات نیز وقتی زیاده تقییب و خسته شدند
از تعلقای خط حیات و جان عاجز مانده تسلیم می شوند لذا
می توان گفت کسالت اغلب اشخاص از خستگی فوق العاده
بدن و یاد داغ آنها است که بر اثر ادامه کار بطور فوق العاده و
بدون رفع خستگی رخ داده است تنم خوردن یک ملین هر
ماهی یک مرتبه اعم از این که آثار سورنهم و پوست موجود
باشد یا نباشد عموماً اشخاص تا مریض نشوند بخوردن ملین
یا سبیل نمی پردازند در صورتی که می بایستی قبل از ناخوشی
معدود و اما را پاک نموده و بهای طور رے که چرخ های یک
اشین محتاج به شست شو و روغن مالی است بدن انسان نیز
محتاج به سبیل و ملین است. و بهم رفع علت در دهرگاه در عضو
عارض شود نه اسکات آن بوسیله ادویه مخدره. و در یک
مخبر درونی از صدمات وارده باعضا راست و کذا نباید فقط
اسکات آنرا فراهم آورد بلکه علت آنرا مرتفع ساخت مثلاً
اگر عضوے از بدن بوز و بوسیله ادویه ممکن است آن
عضو را بے حس کرده و در درون نفس و لے عدم احساس
در دفع سوختگی نکند بلکه غفلت از معالجه است پس وقتی

کہ بوسیلہ دوائی اسکات درد فراہم شد غفلت از معالجہ
در رفع علت نباید نمود۔

انتھامیکہ بوسیلہ قلم اماشہ می نمایند و بکثرت مشغله و
زیادے کار نمی توانند شروع حفظ الصحت را مراعات
نمایند می بایستہ صبح زود از خواب برخاستہ بقدر ریلج
ساعت ورزش نموده و لقمہ الصبح کہ مقوی و مختصر باشد میل
نمایند و چون از منزل حرکت کرده بسر مشغول خود می روند اولاً
دور راہ بکمال سرعت حرکت نمایند زیرا راہ رفتن در صورتیکہ
مترج باشد ورزش است و در صورتیکہ بطور آہستہ باشد فایده
بر آن تترتب نیست و ضمناً نفس ہائے عمیق طولانی بکشند و
چون بر اے صرف ناما بر بوزند باز ہاں طور با سرعت حرکت
نمودہ نفس ہائے عمیق بکشند و چون صرف غذا اگر دند باندازہ نیم
ساقہ استراحت و خواب کردہ باز با سرعت بسر مشغول خود بر بوزند
آفلہ در راہ دہ دفعہ نفس عمیق بکشند این گزینہ تنفس جہاز ہاضمہ را
در عمل خود نموده ہضم غذا را تسریع می کند و عصر را می بایستی
بالتفریح و تماشا گذرانند و در موقع تعیین بصرف شام
پرداختہ در ساعت معین نیز بخواب روند بدیہی است آنچه

در مقالات گذشته ذکر گردیده باید اجرائموده و همیشه در نظر خود نگاهدارند.

مکالیف وظایف

هر فردی وظایفی نسبت بنوع خود دارد و در هر حالتی که هست موظف و مکلف باد آنست. انجام خدمات یا در مقابل دریافت اجرو پاداش یا بدون اجرت و مزد است و در هر صورت شخص مکلف است که با کمال صداقت و کوشش آنها را انجام دهد و بهترین طرز انجام خدمات نیز آنست که از حدود خود خارج نشود مثلاً اگر شخصی مدیر کارخانه پاره چوبانی بقسمت رشتن نخ گماشت و این شخص از حدود و تسکادز ماشین نساجی هم و خالت نمود حسن خدمت بخرج نداده زیرا که ممکن است از این بداخله بیجا ماشین نساجی خراب شده و باعث ضرر و خسارت گردد و بچون تعین وظایف چنین کس باید بر کارخانه است اگر اومی دانست که آن شخص بسبب قیمت نساجی نیز می باشد البته با داجانه می داد که در آن قسمت نیز وفالت نماید. در تحقیق بدینختی ملت از

وظیفہ شناسی و دخالت برائے اعانت و طبقات آن در امور
 یکدیگر و عدم مجازات در مقابل قصور از وظیفہ و خدمت است
 و ملتے را می توان خوش بخت خواند که افراد آن وظیفہ شناس
 بوده حد و دهر یک تعیین باشند و بدانند که در مقابل انجام وظائف
 خود بوصول پاداش موفق شده و در صورت قصور از ایفاء وظیفہ معینہ
 مجازاتی خواهند داشت. بالجملة پاداش و مجازات افراد ملل را وظیفہ
 شناس می نماید و عدم رعایت این اصل بہرین ذمات
 مورث ایجاد بی نظمی و بے ترتیبی است و چون نظم دی سچلین
 از میان رفت و این رکن یعنی پاداش و مجازات تزلزل پیدا
 نمود انسان از وحش و سباع درندہ ترویج شدی ترمی شود.
 علاوہ بر خدا مالتے کہ در مقابل اجرت و مزد است خدا مالتے
 نیز است کہ تنہا شیرینی و جہان و روشنی قلب و روح ابر و مزد
 آنست کہ غفلت از آن گناہ عظیم و تقصیر بزرگ شمرده می شود مثلاً
 اگر انسان بیچارہ را در حال خرق شدن بنید و بچالش برائے
 او ممکن باشد با نظر بر اعتدائے ملکند یا حریفی در خانہ اتفاق
 افتد و قدسے بر اسے اظهار نار بہرندارد سارق وظیفہ و پیشگاہ
 و جہان معلول است کہ بدراجات از سارق مال در نظر

ہوشیاران باوجود ان حقیر تر و پست تر است۔ انسان چہ غنی
 و چہ فقیر تکالیف و وظائف کے نسبت بجامعہ بشری دار و دو با کمال
 مجاہدت باید بہ انجام آہناہمت بگمارد و کہے کہ خود را ذمہ دار
 ہیچ خدمتے نداند و در دورہ حیات جز پیروی نفس آمارہ
 را سہ نہ پیاید و از ہر گونہ مسؤولیت نہانی و جدانی شانہ خالی
 کند از حیوان پست تر بہاری رود چہ انسان حقیقی کہے است
 کہ خدمت بنوع را وظیفہ خود دانستہ و حتی القورہ در رفاه و
 آسایش نوع خود بکوشد۔ انسان ہمیشہ باید بیاندیشد کہ
 خلقت عبث نہ نمودہ و ہر خود واجب شمرد کہ بہ اندازہ استطاعت
 و توہ خدمتی بجامعہ بشری بناید۔ چنانچہ سائرین گر وہ و او از عملیات
 آہنہانتہ شہ است بنوبت ہی باید از نتیجہ ہملیات
 و سہ نیز سائرین بہرہ مند و مستفید گردند۔ از شخصے کہ اوقات
 خود را صرف خدمات نوعی می کرد سوال کردند کہ چرا ابتداء بر اسے
 رفاه حال خود و عالمہ خود صرف وقت نمی نہائی و خود را گذاردہ
 بہ مردم می پرداز می جواب داد ہر اسے آنکہ اگر ہر اسے نفس خود
 تلاش کنم بیک نفر خدمت کردہ ام و سہ حال نتیجہ خدمات و
 خدمات من شامل حال جامعہ می شود۔ در حقیقت اگر این فکر

در مغز افراد ملتی رسوخ پیدا کند آن ملت در سادات ابدی
 خواهد بود انسان موظف با دار خداست به نوع خود می باشد
 و گاه لازم می شود که در راه ادا و طیفه جان گذارد و چنانچہ
 در جنگ مار تان که قتلش داریوش کبیر سلطان ایران از
 قتلش بعد و یونانی شکست خورد و ایرانی با بوسید کشتی های
 خود مجبور بفرار شدند در عینی که عده از قتلش ایران داخل
 در کشتی شده و عازم فرار بودند یک سرباز یونانی داخل
 در آب شده یک کشتی ایرانی را بر اے منع جمعیت آن از
 فرار با دست راست خود می چسبید و چون فراریاں از هول
 جان دست راست او را می برید کشتی را با دست چپ خود
 می گیرد و چوں دست چپش نیز مقطوع می شود با دندان کشتی را
 بنگاه می دارد با آخربوا سطره ضربات پے در پے کشته شده و
 در اثر ایں جانفشانی سایر رنقهای او رسیده و تمام جمیت کشتی
 بماعی و جدیت او بدست خصم اسیر و مقتول می گردند و هم چنین
 در قتلش کشتی خشایارشا پسرداریوش کبیر بر اے فتح مملکت
 یونان عده بعد و دے یونانی تنگتر مایل که نقطه محل عبور و جاده
 قتلش ایران یونان بود می گیرند و با وجود تمام سامعی

و حکامات شدید ایرانی با موفقیت بدفع این عده و بازگردان راه
 خود نمی شوند تا آنکه یک شبان خائن وطن فروش موسوم به
 فیالتس داخل در خیبه سران سپاه ایران شده ببلغمی از
 آنها گرفته جمعی از قشون ایران را از راهی که مخصوص عبور کله
 بوده و بعد و دسے محافظ یونانی در آنجا قرار داده بودند بداخل
 مملکت یونان هدایت می کند و وقتی یونانی با تلفت این واقعه
 می شوند ایرانی بار اور عقب خود مشا به می کنند و لے با وجود
 خطر مہمی کہ بر اسے خود می بیند عده کمی از آنها فرار و البقی پایداری
 کرده مرگ با شرافت را بزرندگانی ننگین ترجیح می دهند و تا حدے
 استمادگی می کنند کہ تا ما با سلطان اسپارتا کہ موسوم به لیونیداس
 بوده کشته می شوند. اینان وظیفه شناسان حقیقی بوده اند
 و در نتیجه ہمیں قوت و انتقامت در حس و طبیعت شناسی بوده
 کہ ما لک بزرگ شل لیدی مدی مقهور ایران گردیده و ملت
 کوچک یونان استقلال خود را حفظ نموده و با یک مملکت با قدرت
 و عظمت مثل ایران رقابت و ہم سری می نمود یعنی ملت
 وظیفه شناس پایب گاه نمی میرد و با شرافت و افتخار در عالم
 زلیت می نماید چنانچہ می بینیم ملل قدیم مثل اشوریان

بابلیان کلدانیان مدیان همگی از میان رفتند و هیچ کدام امروز
 و اراے حکومتی از خود نیستند و ملت یونان هنوز دارای استقلال
 بوده و مملکت کوچک خود را در مقابل دول قویہ و بزرگ اروپا
 محفوظ داشته است



انتخاب

سیاحت بردورا دور کرہ زمین

مترجمہ محمود طرزی

فلپس فوق باعث یازده و نیم از خانه خود برآمده بعد
از آنکه پنج صد و ہشتاد و پنج بار پائے راست خود را در پیش پائے
چپ خود، و پنج صد و ہشتاد و پنج بار پائے چپ خود را در پیش
پائے راست خود نہادہ قطع مسافت نمود در پیش دروازہ عارت
بحیم دکلپ رہ نورم، کہ بمبلغ سی لک طلا سے آتھلینری بود آمدہ
و اصل گر دید، و در دالان نان خوری کہ پنجرہ بزرگ بزرین
آں بسوے باغچہ کہ بنا بر رسیدن موسم خزاں برگ ہائے
درختان آن رو بزرودی نہادہ بود بازمی شد در آمدہ - فلپس
فوق، ہمیشہ در ہمیں دالان طعام می خورد۔

طعام روزا و ازین چند چیز مرکب بود یک (چیز) یعنی

چیز ہائے دہن مزہ، ایک یخنی ماہی قاب دار، ایک گوشت
کباب با سارق، ایک شیرینی انگور، فرنگی راوند زہ، ایک پارچہ
پنیر (جستر)، ایک کاسہ چائے بسیار اعلیٰ کہ مخصوص برائے
کلب از چین می آید۔

چہل و ہفت دقیقه از ظهر گزشتہ بہتر عادت ستمی
کہ دار و بدالان بزرگ بیار مژن آراستہ و پیرائتہ کلب
پیامہ و آئینہ ایک خدمت گار اخبار ہاں روزہ (تائیس) را در پیش
ر دے او بقرا عادت بر سیر نہاد۔ او نیز چنانچہ مقرر کی دوست
اخبار مذکور را باز کردہ بمطالعہ مشغول گردید۔ مطالعہ اخبار مذکور
جملین را بقدر سہ ساعت چہل و پنج دقیقہ بسر گرم نمود۔ بعد از ان
مطالعہ اخبار دست اندازہ فیتر با وقت طعام شب و دام وزید۔
طعام شام نیز بہمان شرائطی کہ در روز گذرہ دیدہ تمام یافت۔ ایک
بریانے ترمیمہ دار انگلیزی علاوہ شدہ بود از ساعت شش بیت
دقیقہ گذشتہ بود کہ باز بدالان بزرگ داخل گردید۔ و بمطالعہ اخبار
(مور نیگ پوست) آغاز نہاد۔ بعد از آنکہ او از مطالعہ فارغ
گردیدہ بود دیگر اعضا اسے کلب نیز نیکیاں بگیاں بہ دالان
آمدہ در پیش نیز قطعہ بازی می جمع می شدہ۔ ستر فلپاس فوق بہ

(دولیت) نام بازی قطعہ نیلے بتلاست۔ اعضاءے جمع آمدہ عبارت
ازیں چند نفریت کہ آہنا نیز ہچوں فلیاس فوق از بتلاشد گان
ایں بازیست۔

چندس اندرہ ستورات، صاحب بنک سول یون دسامویل
فلائنق (ماجر شراب جو دواس فلاناغان، از امور ہائے بنک
لندن (رالف) نام یک غلبین تو انگر کہ ہمہ شان خواہ از جبت
تو انگری، و خواہ از جبت حدیث و اعتبار از اعضا ہائے معتبر
کلب شمرده۔ می شوند۔

اعضائے مذکورہ بازی سرگرم شدند۔ وریں آنا فلانا
قال پرسید کہ :

نوب : رالف، این مسئلہ وزومی چساں شد ؟
اندرہ ستورات۔ چہ سان بشود۔ از پیٹہ بنک شد۔ ہیں قدر ؛
رالف۔ اما امید می کنم کہ وز دیگر قرار شود۔ چونکہ پولیس ہائے
بسیار ماہر کار شناس بہر طرف اور واپاء و امریکا ہائے
بدست آوردن وز و فرستادہ شدہ است۔ و بہر نیدر گاہ
والیت گاہ ہا این امور ہا موجود اند کہ بہ این سبب فراہ کردن
وہائی یافتن وز و مشکل بنظری آید۔

ستورات۔ آیا شکل سارق را می شناسند؟
 رالف۔ اولاً این یک را بگویم کہ این دزد از دزد ہاے
 عادی و بے ہمتی نیست!
 فلاناغان۔ کس یکہ بقیت کہ پنجاہ و پنج ہزار پوند بانکنوٹ
 یعنی نوٹ را بدودا و چال دزد نیست؟
 رالف۔ دزد ہست، اما از دزد ہاے سرسری و ہرجائی
 نیست!

فلپاس۔ بلے اخبار د مور نیگ پوست، خبری دہد کہ این
 دزد یک غتیلینی بودہ است!
 فلپاس فوق این سخن را گفتہ، باز بیازمی شغول گردید۔
 کیفیت این دزدی کہ سرمایہ بحث و مقال ہمہ اخبار ہاے
 انگلستان شدہ بود سہ روز پیش ازیں وقوع آمد بود۔ بایں
 صورت کہ یک دستہ بانکنوٹ کہ بقیت پنجاہ و پنج ہزار
 پوند بود از سر نیز صندوق دار بنک لندن دزدی شدہ بود
 کسانیکہ بگویند صندوق را چرا ہوش نکرد؟ بجواب او گفتہ می
 شود کہ در آل اثنا صندوق دار بہ ثبوت کردن سہ شاہی و سہ
 پیسہ مداخلات در کتابچہ دفتر بنک مشغول بودہ وقت و فرصت آنرا

نداشت کہ با طرات خود نظر بکند !!

با وجود این ہم باین قدر مختصر ضایع شدن این قدر مبلغ
عظیم خواسته نمی شود. مگر این کہ یک قدرے از احوال بنک لندن
کہ مهم ترین بنک ہائے عالمست معلومات و آگاہی حاصل نمایم
این بنک از خدرو خیانت اہلبی ہیج گاہ شبہہ و اندیشہ
ندارد. در بنک نہ محافظ نہ پولیس نہ نگارہ ہائے آہنہین
موجود است. طلا، لقرہ، بانکنوت، جواہر آشکار و عیاں کہ
دست ہر کس بہ آں رسیدہ بتواند افتادہ است۔

زیر از شرف و ناموس آیندگان۔ دروندگان معالہ داران
بنک شبہہ و اندیشہ کردن جائز نیست، حتی روایت می کنند کہ
یک روز سے در دالان بزرگ صندوق خانہ بنک کلبصہ با مردم
در آسنا بودند سیکے از اشخاص موجودہ بہ سر نیز صندوق دار یک
کلمہ طلانی کہ بقدر نیم سیر وزن داشت دیدہ آنرا برداشتہ تماشا
کردن گرفت بعد از آنکہ آتشا شہ نمود و محض دیکرے کہ در پہلوے
او بود آنرا از دست او گرفتہ تماشا کرد و ہم چنین دست بہ دست
گردش کرد و تا بہ آخر دالان برفت۔ و باز دور کرد و بر جاکے کہ
بود آمدہ گذاشتہ شدہ حال آنکہ صندوق دار از کارے کہ

داشت سر خود را ہم بالا نکرده بوده.

و لے والا اسفا کہ در این بار چنین نشدہ، پاکت با کمکوت پنجاہ و پنجمزار پوند کہ از سر میر صندوق دار برداشتہ شد دوبارہ بجایش برگشت۔ لہذا در وقت شام کہ تک رامی بتند بجزانیکہ پنجاہ و پنج ہزار پوند دزدی شدہ را در حساب دفتر ضرر و زیان بنک قید و ثبت نمایند و گر چارہ باقی نماند۔

بعد از آنکہ سرقت ثابت شد۔ از طرف ادارہ پولیس لندن بہ لیما نال یعنی بندر ہائے مشہور دنیا مانند غلاسکو، ہاورسولس، برنڈیزی، نیورک وغیرہم خفیہ ہا۔ یعنی جاسوس ہائے پولیس فرستادہ شد۔ بایں خفیہ ہا و دہزار پوند مکافات وعدہ شد۔ و اگر مال دزدی شدہ بدست بیاید در صدی پنج نیز از آن بہ یابندہ آن دادہ می شود۔ اینست کہ در دالان تھلپ رہ فورم بر سر میر دلیست، بازی در میان اعضائے مذکورہ نیز از کامیابی و عدم کامیابی خفیہ ہائے پولیس مکالمہ و مباحثہ جریان می یافت، مشرک الف، طرفدار این بود کہ وعدہ مکافات خفیم را اکامیاب خواہد نمود۔ اما رفیق او آندرہ ستورات بہ این فکر او اشتراک نمی درزید۔ آندرہ ستورات گفت

بفکر من می آید کہ کامیابی بطرف دزد باشد، و خبیثہ ہا سے
 پیچارہ بجز زحمت و ماندگی دیگر بہرہ نیا بند۔
 رالف۔ حال آنکہ من می گویم دزد را ہائی نخواہد یافت۔
 چرا کہ ہمہ راہ ہا سے مردہ، و عبور در زیر نظر دیدہ بانی گرفتہ
 شدہ است، پس کجا خواہد رفت؟
 ستورات۔ بنی و اتم کہ کجا خواہد رفت! ولے این قدر می
 و اتم کہ دنیا خیلے بزرگست۔
 فلپاس فوق سر برداشتہ گفت۔

دنیا پیش ازین بزرگ بود، و نہ در این وقت!
 فلانا غاں۔ چساں پیش ازین بزرگ بود؟ آیا درین وقت
 دنیا کو چک شد؟ بحقیقت کہ این سخن بہن عجب ہی نہایہ! آیا
 این سخن شما کہ دنیا کو چک شد ازین سبب است کہ در این وقت
 بسہ ماہ سیاحت دور عالم می شود؟
 فلپاس۔ نہ بسہ ماہ! بلکہ نہاں ہشتاد روز!

رالف۔ بلے، مہتر فلپاس فوق راست میگوید، چونکہ از
 وقتی کہ راہ آہن ہندوستان از بمبئی تا بہ کلکتہ بہ اتمام رسیدہ
 براے سیاحت دور ادور کردہ زمین ہشتاد روز کفایت

می کند، چونکه اخبار دموکریک، آنرا بدین صورت حساب کرده :- از لندن بر راه برنیز می تا به سولیس باراه آهن و کشتی بخار (۷)، روز از سولیس تا به بمبئی با کشتی بخار (۱۳) روز، از بمبئی تا به کلکتہ باراه آهن (۳) روز، از کلکتہ تا به ہونگ قونگ با کشتی بخار (۱۳) روز، از ہونگ قونگ تا به یوقو ہا با کشتی بخار (۶) روز از یوقو ہا تا به سانفرانسیسکو با کشتی بخار (۲۲) روز از سانفرانسیسکو تا به نیورک باراه آهن (۷) روز از نیورک باز تا به لندن کشتی بخار، و راه آهن (۹) روز جملة (۸۰) روز۔

فلاناغان - بمی این حساب درست، اما بشرطیکہ طوفان با خراب شدن روه ہائے آهن و دیگر عوارض در آن داخل نباشد۔

فلپاس - ہمہ داخل۔

ستورات - اگر ویشان ہندوستان، یا امریکا راہ آهن خراب کنند، اگر قطار را توقف مجبور سازند، اگر برہ رواں ہجوم نمایند، اگر چرخ ہائے کشتی از اثر طوفان معطل بماند؟
فلپاس - ہمہ داخل۔

ستورات۔ این سخن شما، از نظریات خیلے آسان، و لہجہ سہل، دے لے اگر کارِ بعلیات و فعل آید.....

فلپاس۔ بعلیات و فعل ہم۔

ستورات۔ چوں چنین است، براہِ اجرا کہ دن میں عملیات می خواہم کہ شمارا تا شاکنم۔

فلپاس۔ خیلے خوب! پر خیر کہ یک جا برویم تا مرا تا شاکنی۔
ستورات۔ نے! خدا مرا از چنین دیوانگی نگہدارد۔ اما پچھار ہزار پوند شرط بستہ می کنم کہ بہ ہشتاد و روز سیاحت دور عالم محاسن۔

فلپاس۔ نی نی۔ بلکہ خیلے ممکن است۔

ستورات۔ چوں چنین است، اجرا بکنید۔

فلپاس۔ بہ ہشتاد و روز دور عالم را اجرا بکنم؟

ستورات۔ بے۔

فلپاس۔ خیلے خوب۔

ستورات۔ چہ وقت آغاز می کنید؟

فلپاس۔ حالا۔

ستورات۔ بے مقرر فلپاس فوق! من شما، پچھار ہزار

طلائی پزند دریں باب شرط می کنم۔
 فلیاس۔ من ہم قبول کہ دم مستر شودرات۔
 فلیاس فوق ایں سخن را گفتہ، و دیگر رفتاے خود را مخاطب
 نموده گفت در بنک دبا رنیک اربت ہزار طلانی پزند دارم۔ من ہم
 بہ ہمیں مبلغ شرط می کنم کہ اگر بہ ہشتاد روزیاحت و ورا
 دور کر کہ زمین را اجرا کردم ہمیں بیت ہزار طلانی از من نے
 از شا خواہ بود۔

ژدن سول یوان فریاد بر آوردہ گفت۔
 اوہ! افسوس کہ بیت ہزار طلا بیک واقعہ ناگہانی، و
 فضاے آسانی دریں راہ ضایع و تلف می شود۔
 فلیاس۔ قضا و واقعہ ہر چہ کہ پیش آید خوش آید!
 سوللیوان۔ مستر فلیاس! اما شاید قدرے بخود بیاکید۔ ایں
 حسابے کہ اخبار دوزنیک، نموده، احد اصغر را گرفتہ است۔
 فلیاس۔ ہر حد اصغری کہ بخوب صورت استعمال شود
 بہر چیز کافیت۔

ظانا خاں۔ اما بر اے کامیاب شدن بریں کاری باید کہ
 بحساب تمام از راہ آہن بہ کشتی بخار و از کشتی بخار بہ راہ آہن

خیزاں خیزاں رفتار نماید۔

فلپاس۔ بے، از روے حساب خیزاں خیزاں رفتار می کنم
سولیوان۔ لطیفه می گوئید، مزاح می کنید!

فلپاس۔ این چه سخن است؟ در جائے که شرط در میان
آمد، یک انگلیز اسیل بیج گاه لطیفه و مزاح نمی کند۔ اینست
که بازی گویم هر کس که می خواهد من با او به بیت هزار طلایی
پونہ شرط می کنم که به ہشتاد و روز یعنی بہ نہ ہزار و بہت ساعت
یا یک لک و پانزودہ ہزار و دو صد دقیقہ یا کمتر ازین مدت
دور عالم را اجرامی کنم، پس بگوئید۔ آیا بہ ہشتاد و روز با من شرط
را قبول می کنید؟

بیج نفرتفا یک بارگی گفتند۔ بے، قبول کردیم۔

فلپاس۔ خیلے خوب من ہم قبول کردم۔ لہذا قطار ریل دودر
از ہشت چل و بیج دقیقہ گذشتہ حرکت می کند۔ می خواہم کہ
خود را بہ قطار نہ کہہ برانم۔

ستورات۔ آیا شرط ما از ہین شب است!

فلپاس بے، از امشب۔

بعد از اں یک تقویم۔ یعنی جنتری۔ از جیب خود بر آوردہ

گفت: امروز دوم ماه تشری اول مطابق برج عقرب روز
چهارشنبه می باشد لهذا در بستان و یکم ماه کانون آدل
مطابق برج جدی - روز شنبه می باید که درین دالان،
موجود شوم - و اگر به همین وقت موعود موجود نشدم بستان
هنر اطلائی پوندیکه در بنک و بار نینک، دارم از شما
خواه بود - ایست سند این مبلغ -

در حال یک مقاوله نامه نوشته شد - از طرف فلیاس
فوق و پنج نفر دیگر دستخط شد - فلیاس فوق از رفقای خود و دعای
کرده از دالان برآمد -

فلیاس فوق نوکر خود پاسپار تو را چنان بچیت می اندازد

بساعت هفت و نیم فلیاس فوق مبلغ بیت دگنی، در بازی
دولیت، برده بلزده دقیقه بخانه خود آمده - دروازه را باز
کرده در آمد -

پاسپار تو را که پر دگرام حرکات آفندی خود را بدقت تمام
مطالع کرده بود از چنین آمدن بے وقت، و مخالفت پر دگرام
مستر فلیاس فوق که در حرکات او بے نظمی محال می نمود

تخیر اند، زیر ابناء بر پردگراں مذکور فلّیاس فوق پشتیر از نصف
شب باید کہ نمی آید۔

فلّیاس فوق ابرہ اذماق خود برآمدہ، «پاسپارتو» گفتہ
فریاد کرد۔ پاسپارتو شنید، «اجواب ندا» فلّیاس فوق
بلے آنکہ آواز خود را بلند تر کند باز «پاسپارتو» گفتہ فریاد کرد
پاسپارتو، در آمد۔

فلّیاس۔ این دوم بار است کہ ترا آوازی دہم۔
پاسپارتو، ساعت خود نظر کرد۔
— دیکھن ہنوز نیم شب نشد۔

— می دانم۔ ازین سبب بر تو قباحتمی بنیم۔ تا بہ وہ
وقتہ دیگر با قطار راہ آہن (دو دور) بسوے (قافلہ) حرکت
میکنیم۔

در چہرہ پاسپارتو علامات تعجب و حیرت پیدا
گردیدہ گفت :-

— آیا سفر میکنیم؟

— بلے، سیاحت در عالم میکنیم۔
پاسپارتو، از حیرت بحیرت افتادہ چٹمانش از حد عادتیش

بیشتر باز شدہ ابر و انش بالاتر برآمدہ، دست ہا و بازو ہائش
 نچے پیدا کردہ درمیان ہماے خود بصدائے پست
 وقفہ گفت:

دور عالم، ہا!

بے، دور عالم، ہم ہمیشہ در روز، بہ بیت ہزار ظلا شرط
 بستہ ام لہذا یک دقیقہ ضایع کردن نمی نماید۔
 پاسپار تو، بے اختیار سر خود را جہانیدہ گفت۔

— اما پنج حاضری سفر را ندیدہ ایم، آیا اسباب ہا؟
 — بہ اسباب حاجت نیست نہا بکس دستی، درمیان آل
 دو پیرا ہن لشی، سہ جہت جواب بگذا رہ۔ برائے خودت
 نیز ہاں قدر۔ اسباب و لوازمات خود را در راہ می خریم
 بارانی دلچاہت یا حتم را نیز بر دار اما ہوش کن کہ
 بوت ایت محکم باشد۔

پاسپار تو، از اوقات آفندی خود برآمدہ بہ اوقات خود
 بیامدہ با خود گفت: - واہ، واہ طالع! من یک چندی استراحت
 کردن می خواستم بسرگردانی دور عالم افتادم!
 بعد ازاں بے اختیار بہ حاضری کہ آفندیش گفتہ بود

آغاز کرد. بساعت ہشت بجے کہ در آں بموجب امر آفندی
کالائے او و خود را بجا بجا کردہ بود بدست گرفته، با پریشانی
فکر از اوقات خود پرآمد و در اوقات خود را بابت، و در نزد
آفندی خود کہ منتظر او نشسته بود بیاہ

فلپاس فوق حاضر بود و در زیر بغلش کتابچہ، کہ وقت حرکت
ہمہ وسایط ثقیلہ روئے زمین را نشان می داد گرفته بود۔ از
دست پاسبان تو کس را گرفت، در میان آن یک پاکت
بزرگ با نمک زت را گنجایندہ پر سید۔
— آیا چیزے فراہوش نکردی؟

نہ،

بارانی، و لحاف نفری؟

اینست حاضر،

بسیار خوب! بگیر اس کبس را اما ہوش کن کہ در میان آن

بیت ہزار طلا با نمک زت موجود است!
گویا آن کاغذ ہائے با نمک زت۔ ہنگی یک کلچہ طلا شدہ و ثقلت
حقیقہ پیدا کردہ است کہ کبس از دست پاسبان تو بشیندن
آن سخن بیفتاد۔

والحاصل آفندی بانو که خود از نزد بان خانہ فرد آمدند، در درازہ
خانہ را قفل کرده، براه افتادند. یک عرابہ بکراہہ گرفتہ یک سر
بسوی ایت گاہ راہ آہن روانہ شدند

از ہشت بیت و فقیر گنہ شتہ بہ ایت گاہ مواصلت کردند
پاسپار ترانہ عرابہ فرد آمد. از پی او آفندیش نیز پایاں شد
اجرت عرابہ را دادہ رخصت کردند. دریں اثنا یک فقیرہ زن
بسیار پژمردہ پا برهنہ کہ دست یک طفل عریاں نالال را،
بدست داشت بہ فلیاس فوق نزدیک شدہ صدقہ خواست
فلیاس فوق ہماں بیت طلائی کہ در بازی ولیت برودہ بود
بفقیرہ زن بچارہ دادہ گفت :-

بگیر ای نیک تقا زن. بسیار ممنون شدم بسراہ من
آمدی ایں را گفتہ بہ ایت گاہ در آمد. پاسپار تو، از یں
حرکت آفندی خود چہاںش پر آشک گردیدہ او آفندیش
بدنش یک قدم نزدیک تر شد -

در دالان بزرگ ایت گاہ در آمدہ دو کمت درجہ اول
گرفتند، فلیاس فوق چوں در پے خود نگہ کرد پنج نفر رفیق کلب
خود را دید کہ براسے دواغ آمدہ بودند فلیاس آنہا را مخاطب

نمودہ گفت۔

آفندیان! اینست کہ می روم، شاہد صحیح بودن سفر دور
عالم من تذکرہ راہ داری من خواہم بود کہ چوں در پیش شما بیایم
مہربان و دستخط ہاے شہر و موقوفہ ہاے مختلف دنیا براں خواہم بود کہ
ہیں یک صحت سیاحت مراد ز نظر شما اثبات
خواہم کرد۔

رالف۔ او است رفیق! بہ این چیز با ہیچ حاجت نیست
ما بہ ناموس و شرف خود شما اعتبار و اعتماد می کنیم۔
فلپس۔ اگر این چنین بکنید البتہ کہ بہتر و خوب تر حرکت
کرده خواہید بود۔

ستورات۔ فراموش نگردد فی باکدام روز عودت می کنید؟
فلپس۔ بعد از ہشتاد و روز، یعنی در پست دیم ہا و کانون اول
۱۸۶۲ء روز شنبہ از ساعت ہشت چہل و پنج دقیقہ گذشتہ
باز با ہم خواہیم دید۔ بخدا سپردیم آفندیان!
از ہشت چہل و پنج دقیقہ گذشتہ، فلپس فوق با خدمت کار خود
در یکے از خانہ ہا سے در جہ اول قطار نشستہ بودند و قطار
بحرکت افتادہ بود۔ شب تار یک بود، کم کم باران ہم می بارید۔

فلپاس بیک گوشه خزیده هیچ سخن نمی گفت ، پاسپار توکس
گراں بہار اور نعل خود می نشتر دے۔ در این آئنا پاسپار توکس ندائے
مناغانہ برآورد۔ فلپاس فوق پر سید کہ :

— چه شد ترا ؟
— این شد کہ ... بسبب چاہکی و سراسیمہ گی ... چیز را
..... فراموش کر دم ...

— چه چیز را فراموش کردی ؟
— غاموس کردن چراغ ساز ہوائی را کہ در اذواق من بود
— چه کنیم پسر ؟ تا وقت برگشتن بحساب خودت خواہ سوخت ۔

بعد از رفتن فلپاس فوق در لندن آیا چگونہ خبر را
تفیل و قالما شایع می شود

ہنگامیکہ فلپاس فوق از لندن برائے سیاحت ہشتاد و روزہ
دور او دور کردہ زمین می برآمد ، البتہ کہ اس بیک پراہنج بخاطر خود
نیاوردہ بود کہ بعد از رفتن او در لندن اس حرکت او چہ تفیل و قالما را
موجب خواہد شد ۔ در اول امر اس شرط بسیار گراں بہا بیکہ در میان
دو رفیق بوقوع آمد ، در میان اعضائے (کلب رے فورم) موجب

تائیر کلی گردید، اس مسئلہ بواسطہ منبر ہا، از کلب حالاً باخباہ
ہائے لندن انتقال یافت۔ از آنجا نیز تمام مالی لندن بلکہ
تمام مردم انگلستان شایع گردید۔

مردم انگلستان، و خصوص شرط بستن قمار خیلے میال و ہوسکار
می باشند۔ مسئلہ دور عالم ہشتاد و روز فلیاس فوق پشت تمام
در میان مردمان لندن پیدا ان مباحثہ و مناقشہ درآمد، از ہر
طرف داد طلبان اس شرط ہجوم نمودند۔ بعضے طرف فلیاس
فوق را التزام کردند، کسانے طرف دار عدم کامیابی
اوشدہ گفتند کہ اس سیاحت محالست، و بریں مباحثہ شرط
ہائے بسیار بزرگ بہ مبلغ ہائے عظیمی در مابین طرف
گیران کامیابی و عدم کامیابی فلیاس فوق بستہ شد۔

اخبار ہائے ڈائیس، و دست اندار، و مورینگ تار
و مورینگ کرفیکل، عدم کامیابی فلیاس فوق را ادعا می کردند
تنہا اخبار دلی تلگراف، طرفدار کامیابی فلیاس فوق بودہ
مقتولہ ہائے بسیار ہوشی در اس باب می نوشت۔

بعضے فلیاس فوق را مجنون مالی خواندہ برقم وادہ ہا اس جنین
شخص دیوانہ شرط بستن اعضاے کلب را تحقیر و استخفات

نمودند و بہ اس سبب رفتہ رفتہ طرف داران کامیابی فلیاس
 فوق کتر و بے قوت شدہ می رفتند۔ در این اثنا اخبار الوسترا
 لندن (تصویر فلیاس فوق را در اخبار خود نشر و درج نمود، از آنرو
 بسیاری نہ مناظر فداری کامیابی فلیاس فوق را التزام نمودند
 چونکہ فلیاس در چہرہ و اندام خیلی جوان رعناے بود این زن ہا
 اکثر از قاریہ ہاے اخبار (دو ملی ملکراف) بودند تا آنکہ مجموعہ
 جمعیت جنرافیا در ہفتم ماہ تشریں اول در این باب یک
 مقالہ بسیار دور و دراز می نشر کردہ در باب عدم
 کامیابی فلیاس فوق دلائل بسیاری بیان کرد، انداز
 روز ہر کس از سیاح مذکور روگرداں شد۔ مجموعہ مذکور نوشت
 کہ ہر اسے کامیاب آمدن بریں مقصد می باید کہ حرکت
 سیاح دریدن او بہر جا با ساعت ہا و وقت ہاے یقین ریل ہا
 و کشتی ہا برابر بیاید کہ اس برابر محالست گیرم کہ در
 ریل ہاے اوروپا این برابر می موجود شود، آیا در سفر
 ہاے بحری این برابر می را کہ می تواند کہ ادعا کند؟ در سہ روز
 ہندوستان، بہ ہفت روز امریکہ را باریل مرور نمودن کہ
 ادعا کردہ می تواند؟ آیا ماشین ریل احتمال خراب شدن را

نہار دو سیلاب ہائے برسات ہائے ہندوستان یک پہلے
 یا ایک مسافہ خطر راہ را در زیر آب کر دہ نمی تواند؛ طوفان
 ہائے ہر فٹ، و تخیل بتن راہ ہائے آہن امریکا آیا بہ ہفتہ ہا
 مانع راہ سیاح نمی شود علی الخصوص کہ ہم هجوم و خیاں نیز در
 آں راہ موجود است با حرکت سفاین بحریہ در زمستان ہا اکثر
 تالچ ہوا ہا و طوفان ہا می باشد یک تاخیر جزوی امید ہائے
 کامیابی سیاحت را سراسر محومی سازد، آیا اگر فلیاس فوق
 یک ساعت معطل شود، بوقت معین حرکت واپور نہ
 و واپور برود، ایک ہفتہ دیگر برائے حرکت واپور داک دیگر
 انتظار نمی کشد؟ اینست کہ ہیں قدر تاخیر برائے ہم
 محو شدن امید ہائے کامیابی فلیاس فوق کفایت می کند۔

این مقالہ یک تاثیر بسیار بزرگی اجرا نمود، طرف داران
 کامیابی فلیاس یک ظلم فرو آمدند، دہر کس از پروگہ دان دمایوس
 شدند، تنہا یک شخصے بود کہ بر طرف گیری فلیاس فوق
 بشدت تمام دوام می ورزید این شخص دلار والیسر مال نام
 یک لار و پرونا تو اں ایلیج زدہ بسیار اسیل و توانگر ہی بود
 کہ بہ سبب بیمار لیے کہ داشت از آرام چو کی مخصوص خود،

یہ گاہ فرد آدمہ نمی توانست و با وجود آنہم بر اے مقتدر گشتن
 بر اے یک سیاحت دور عالم آں قدر ہوس کار بود کہ ہم
 ثروت خود را بر اے خدا کر دن در آں راہ در ہر دم و
 ہر زمان حاضر بود حتی بہ ہشتاد روز نے بلکہ بدہ سال با جرا
 شدن آنہم راضی بود ایں لار و بر کامیابی فلپاس فوق پنج نہار
 ملا شرط بستہ بود، و ہر کس کہ داؤمی کرد، او بہ قبول کردن
 آن میامی بود و چون کسے در باب عدم موفقت و کامیابی
 فلپاس فوق دلائل بہ ادبیان می کرد و ادب جواب می گفت
 گیرم کہ ایں کار از قوت بفعل نیاید ولے باز ہم یک
 ہمت و عزم بسیار خوب و بزرگیت! و من بایں یک
 شکر گزارم کہ بر ایں چنیں یک کار بزرگ داقدام
 بسیار عالی یک مرد اہل کینر می تثبت و ذمہ برداری
 نموده اند و دیگر قوم۔

انیت کہ سلسلہ سیاحت ہشتاد روزہ و در زمین البعد
 از روانہ شدن فلپاس فوق در لندن بدیں موال بود و طرف
 داران کامیابی او روز بروز کمتر شدہ می رفت، تا آنکہ
 ہفت روز بعد از حرکت فلپاس فوق یک خبر دیگرے

شایع شدہ سبب محو شدن طرف داران ادبیک بارگی گردید
چونکہ در آن روز بعد از پیشین دائرہ پولیس لندن این تلگراف
را کہ صورت آن در زیر درج می شود از طرف یکے از
امور ہائے مخفیہ نمود کہ برائے گرفتاری دزد و بانک بہر طرف
فرستادہ شدہ بود گرفت۔

صورت تلگراف

از پولیس۔ بہ۔ لندن۔ بہ۔ بریت پولیس:
دزد و بانک فلیاس فوق را عقب گیر می کنم۔ باید کہ بدون
معطلی امر نامہ گرفتاری اور اور مجببی برائے من بفرستید
فی ۱۰ تشرین اول ۱۳۵۶ء۔ ”مخفیہ فیکس“
تا شیر این تلگراف خیلے موثر، و بسیار بہ چاہی انتشار
یافت، بے چارہ فلیاس فوق کہ عمر خود را بہ شرف و ناموس
گذرانیدہ است دزد و بانک گردید۔
تصویر فوتو گرافی فلیاس فوق، بہ شکل دزد دے کہ در بانک
در روز دزدی دیدہ شدہ بود خیلے مشاہبت داشت
اصول زندگانی پنهانی و مستور فلیاس فوق با این سفر

ناگمانی او در پیش نظر وقت و تامل گرفته شد، به این یک احتمال
کلی دادند که این آدم محض از برائے آنکه گریبان خود را از
دست پولیس و اربابان این شرط هشتاد و روزه دور عالم را
بهانه گرفته از لندن گریخته است.

ثانیہ نچاہ، ہفتین کلب رہ نورم چہ نتیجہ می دہد؟

دروغیتیکہ و زوہیتی بنک لندن کہ در جیس شراذ نام داشت
در ہندیم کا فون اول در شہر ادیم بورک، اگر قمار آمد، شورش و
ہجانی کہ از یہ رہ گزرد در لندن حاصل گزیدہ حقیقتاً شایاں
نکر و بیانت.

یک روز پیش از گرقاری شخصی شخص مذکور، فلپاس فوق در
نظر تمام مردم لندن عبارت از یک جانے مجرمی بود کہ پولیس
برائے دست آوردن گریبان او عقب گیری داشت. بعد
از گرقاری و در اصلی فلپاس فوق از سر نو بختلین صاحب ناموں
و عفتی گردید کہ در اطراف کرہ ارض راحت دور عالم خود را
اجرامی نماید!

اخبار را را بگیرد و بیند با چه مقاله با چه قیل و قالها؟ شرط
کنندگان آنی که این مسئله را سر اسرار فراموش کرده بودند همه گئی
سر از نو بیدان قرار برآمدند، مباحثه کنی که در این باره در میان
شرط کنندگان و او زده شد حیرت بخش عقولست نام فلیاس
فوق در زبان زن و مرد، خورد و بزرگ و سندن حکم
ضرب المثل را گرفت

بیخ نفیر رفیق فلیاس فوق که از اعضا سلیس پاره نورم
اند و بست هنر اطلال شرط بسته اند، هنگامی که در حق فلیاس فوق
شایعه وزدی برآمده بود و طلاها را در جیب خودشان پنداشته
خیله مسترح بودند، و چون وزد اصلی سه روز پیش ازین ظهور
نمود باز به اندیشه اضطراب عظیمی افتادند، و این سه روز
را بیک بتیابی و نا آرامی فوق الحاده بسر آوردند آن فلیاس
فوقی که سر اسرار از صفحہ خاطر ها محو شده بود، سر از نو باز در پیش
رویشان کب وجود نمود!

آیا وریں وقت در کجا با خواهد بود؟ در روزی که اصل
سارق جیس ستراند توقیف می شد از یوم حرکت فلیاس فوق
از لندن تمام شصت و سه روز گذشته بود، حالانکه در این قدر

بدت از و هیچ خبری دارد نشد. آیا کامیاب نیامد؟ یا آنکه
 بنا بر قاعده منظر دیک رنگ دیک آهنگ خود به سیاحت
 دور عالم خویش دوام می ورزد؟

برای خبر گرفتن از فلپاس فوق به امر کیا و آیا مگر افسان
 کشیدند، هر صبح و شام بخانه ساویل رود و آدم فرستاد
 پنج یک حوادث و خبری نیت با نظارت پولیس نیز از بغیه
 فیکس هیچ خبری ندارد نیست که این مسئله با سر از نو باعث شمرط
 بستن با و داد و دهنای بیغی گردید.

بنابرین در روز شنبه، است و یکم ماه کانون اول در کلب
 ره نورم، که کوچه آل کلب از حمام و جمعیت غطی می گرد آمده بود
 در میان خلایق آنقدر قتل و قاتل و خوش و خوش دوران می کرد
 که بنندگان را بکثرت می انداخت.

بوقت شام از ساعت هفت پنج نفر رفیق شرط فلپاس فوق
 یعنی که دو نفر مامور نیک شرون سولیوان، و ساموئل فالانتین باشند
 بانندیس آنزده ستورات و غوثیه رالف و تاجر شراب جوطاس
 فلاناغان در دالان بزرگ کلب ره نورم اجتماع نموده
 بودند.

دقیقه ساعته بزرگ دالان از پشت بیت و پنج دقیقه
گذاشتن عقرب نشان داد آندره ستورات گفت -

آفندیان ! بیت دقیقه بعد تقاضا له شرط بابا موسیو
فلپاس فوق به انجام می رسد -

فلان ناخال - آیا قطار آخرین ریل که از لیور پول می آید
ب ساعت چند واصل می شود ؟

رالف - از هفت بیت و سه دقیقه گذشته می رسد که اگر
به این قطار نیاید - قطار دیگر که در نصف شب برسد بدر داد نمی
خورد -

ستورات - اگر فلپاس فوق با قطار ساعت هفت می آید
تا بحال درین جا حاضر می بود و از حالا شرط را برده می بود

فلان متن - صبر کنیم ، عجله نکنیم ، شامی دانید که رفیق تا نا بچه
در هر یک آهنگ و یک نق یک شخصیت ؛ از وقت و زمان
متعین نخواهیم و وقت یک سر مو انحراف ندارد - بنا برین هرگاه
در شانیه آخرین وعده ازین دروازه در آید من هیچ بحیرت
نخواهم افتاد !

ستورات - منم اگر ازین دروازه در آمدن او را چشم

خود بہ بنیم۔ برچشم ہاے خود باور نہ خواہم کرد۔
 فلا ناخاں۔ بر راستی کہ اس تثبتِ فلّیاس فوقِ مقول نہ ہو
 چونکہ اگر ہر چہ کہند باز ہم بردفع کردن بعضے موانع مقتدر نہی
 شو کہ یکے از آں مانعہ ہا سبب تمام ہاے دادن شرط
 اومی شود۔

ثرون سولیوان۔ علی الخصوص کہ براے آملگرانی تا بحال
 ہم نمکشیدہ است۔ از جا ہاے کہ اومی گذرد البتہ کہ ملگریان
 موجود است۔

ستورات۔ خاطر جمع باشد کہ فلّیاس فوقِ شرطِ رابامی داد
 زیرِ اشما نیز در اخبار ”شیونخ گزت“ آسامی مسافریں را از
 واپور ”سشیا“ وریور پول برآمدہ است خواندید در میاں
 آن آسامی نامِ فلّیاس فوقِ موجود نہ بود، حالانکہ براے
 رسیدن بوقتِ اس شرطِ دیگر واپور واک نیت، موسیو فوق
 دریں وقت اگر بسیار سعی ہم کردہ باشد بلکہ خود امر کیا
 رسانیدہ توانستہ باشد۔

راف۔ بسیار راست می گوئید؛ بحقیقت کہ ہم خپیں است
 فردارفتہ از بنک بارنیک بیت ہزار طلا را می گیرم والسلام

دریں اثنا ساعت بزرگ دیواری دالان کھپ گزشتہ چل
دقیقہ را از ہشت نشان داد۔

ستورات، ہر اوران پنج دقیقہ ماند۔

پنج رفیق یک بدیگر خود دیدند۔ اگرچہ ہر کدام شان خیلے پر
ہیجان بودند و لے ہیجان و اضطراب خود شان را ظاہر
نمی کردند آندہ ستورات گفت۔

اگر کسے دریں وقت بہ بیت ہزار طلا در باب نیامدن
فلپاس فوق باہن داد و بزدن حاضر م۔

عقرب ساعت از ہشت چل و سہ دقیقہ گزشت، در دالان
باہن رفتا یک سکوت و سکونت تمامی واقع شد، اما در بیرون
قیل و قال، و شر و شور شرط بستہ گمان و تماشایان ہر آن
قدر کہ وقت و وعدہ نزدیک تر می شد افراد و ترمی گردید،
ژون سولیوان بہ ہیجان تمام بوسے عقرب ساعت دیدہ
گفت۔

از ہشت چل و چار دقیقہ گزشت !!!

بوعده ہر دن دباے دادن شرط یک دقیقہ ماند ہیچ شبہ
نماند کہ شرط را رفتاے کھپ رہ فورم از فلپاس فوق بزدند

آند رہ ستورات درنقاے او بحساب کردن ثانیہ ہاشمول
شدند۔

دژمانیہ پنجاہ و چارم ہیج ! دژمانیہ پنجاہ و پنجم باز ہیج !
دژمانیہ پنجاہ و ششم در بیرون رعد آسایک صداے
عرا بہ برخاست در پے آن ولولہ ہاے شاباش ہا، تحسین ہا
و ہور را اہل بیوق بن کردید رہا بر پا خاستند۔
عقرب ساعت تمام دژمانیہ پنجاہ و ہفتم بود کہ دروازہ دالان
باز شد ہنوز ثانیہ ششم نشدہ بود کہ فلیاس فوق از دروازہ
دالان در آمدہ و ہمدان تحسین خوانی کہ در پے او بودند
الغبات کردہ بہماں صداے استراحت آمیز ہر وقت
خود گفت خود۔

آفندیان ! انیت کہ آدم
ہیج تعجب نکیند۔ و ہرستی محقق بدانید کہ از دروازہ دالان
خود فلیاس فوق است کہ آمدہ و گویندہ ایں سخن خود فلیاس
فوق است کہ گفتہ !!
بشنوید کہ ایں چہ طور شد۔

آخر پرده تیار این نماں

یعنی

پرده آخرین ناکلین ناول

نخودندگان کرام مارا فراموش نشدہ باشد کہ فلیاس فوق و
مستر آعودا پاسپارتو را براے خبر دادن راہب کلیایے
”مارے لہ لون“ از بہر عقد ازدواج شان بفرار دزد و شبنہ
فرستادہ بودند۔

پاسپارتو، بسرعت برق بخانہ راہب مذکور کہ سامویل
ویلیون، نام دار و ہرقت تا بوقتیکہ راہب را بدید ۲۰
دقیقہ گذشت۔

از ہشت تا ۱۱ دقیقہ گذشتہ بود کہ از خانہ راہب
برآمدہ، اما چہ برآمدن ؟ برآمدنی کہ ہیچ دیوانہ ایکہ از
بیارستان راہ فرار را بستہ و بیرون برآمدہ باشد

ایں چنیں برآمدن نتواند !!!

کلام را از سر بر انداخته، موها پریشان، چشمها مانند کاسه
ہائے خون از کاسہ خانہ با برآمدہ، دہن کف کردہ چہناں

می دود کہ لرزت و تصویر آں قابل نیست !

بعد از آنکہ با یک چند نفر مصادمہ شدید نمودہ، و چند بار
بر و افتادہ و سرود ماغش خون آلودہ شدہ در ظرف ۳ دقیقہ
خود را بخانہ رسانید و مانند یک گلہ در پیش روے فلپاس فوق
بنیاد ! مجال سخن گفتن را اندشت !

فلپاس فوق بر سید کہ :-

— چیت ؟ چہ شد ؟

— افند ... افند ... افند ... ایں شدہ ... کہ فردا از دواج

مکن نیست ... نمی شود !

— چرا ؟

— زیرا فردا روز یکشنبہ است ۔

— نے امروز یک شنبہ و فردا دو شنبہ است !

— نے بخدا کہ فردا یک شنبہ، امروز شنبہ است ۔

— شنبہ نیست ۔

میں گویم کہ شنبہ است شنبہ شما بحساب خود غلط کردہ اید
 یک روز باز سے خوردہ اید تمام بیت و چار ساعت پیشتر
 از وعدہ خود بلندن آمدہ اید حالانکہ درس وقت وہ دقیقه
 برائے پورہ شدن، وعدہ شما ماندہ برخیزید !
 برخیزید !

اس را گفتہ و بے اختیار از بازو سے فلیاس فوق گرفتہ
 چنان تبخشید کہ فلیاس فوق بے اختیار بدوش آمد۔
 فلیاس فوق در زیر قوت کشیدن پاساں تو بے مجال
 ماندہ از خانہ برآمد، و یک عرابہ گرفتہ، و صدر طلا بہ او بخشش
 وعدہ نمودہ بعد از آنکہ دو سنگ را در زیر چو خماے عرابہ
 پامال کرد، و با پنج عرابہ تکر خورد، و دو آدم را بہ دکنہ زد
 و رکلب را ہ فورم داخل شد۔

ہنگامے کہ بہ والان کلب داخل می شدہ از ہشت نام چل
 و پنج دقیقه گذشتہ بود فلیاس فوق، سیاحت خود را
 بردور آورد کہ زمین بہ ہشتاد روز اتمام نمود فلیاس فوق
 بیت ہزار طلا بشرط خود برد فلیاس فوق شمر لیت، ناموسکانے
 باشان و شہرت یک آدمی شد فلیاس فوق بہ این سیاحت خود از رو

شمرط بازی بسیار مردمان را بایست، و خیلے کسانرا گدا ساخت۔

قسم فنی جغرافی

حالا میں چاہا می شود کہ مانند فلپاس فوق یک شخص بدقت
مطر و یک آننگ در حساب خود یک روز سو کند؟ چگونه این
قدر غلط معلوم داریم از و سرزند کہ داخل شدن خود را بلندان در
بیت و یکم کانون اول روز یک شنبه پیدا رود، و او در روز
شنبه بیستم کانون اول یعنی از زمان حرکت خود بعد از بنفاد
و نہ روز و اصل شود؟

سبب این سوخیلے ساده و بسیط است؛ چونکہ فلپاس فوق
بسیجے کہ یا حست خود را بر دورہ کرہ زمین از غرب یک سر لبے
شرق اجرا نموده از آن رو بے آنکہ بدیں پے بر دوام یک
روز کمانی کرده است، ہر گاہ از شرق بسوے غرب یک سر لبے
می نمود، در آن حال یک روز زیاں می کرد۔

و ہر استی کہ ہم چنیں است؛ زیرا فلپاس فوق سر راست
بسوے طلوع شمس رواں بود کہ بہ آنسو رفق او در ہر گز مشتق
از یک دائرہ نصف النہار چہا ر دقیقہ ہر اسے او سود می گذاشت

وچوں کر وہ ارض ۳۶۰۰، دائرہ نصف النہار تقسم است پس
ہر گاہ ۳۶۰۰، درجہ با چار چار دقیقہ سو و ہر روز ضرب کردہ
شود ۱۴۴۰۰، دقیقہ حاصل می شود کہ ۱۴۴۰۰، دقیقہ نیز تمام
یک روز یعنی ۲۴۰۰ ساعت بعل می آرد۔ لہذا فلپاس
بسوی شرق ہر چہ کہ پیش رفتہ تا بہ روز دخول اوبلندن
ہشتاد و بار طلوع شمس را دیدہ و حالانکہ فقط
او ہفتاد و نہ بار آں طلوع را مشاہدہ کردہ اند!

ایں ست کہ سبب ایں سو عبارت از ایں مسئلہ فنی
جغرافی ریاضی پیش آمدہ است بناءً علیہ روزے کہ فلپاس
فوق بلندن داخل شدہ بیت و چار ساعت بعد آں را
بحساب دفتر سیاحت خود یک شبینہ گماں کردہ حالانکہ آں
روز در لندن روز شنبہ بودہ است۔ دازین ست
کہ رفقاے کلب رہ فورم آں روز در والان کلب
اور انتظار می کشیدند۔

معلوم گردید کہ فلپاس فوق بیت ہزار پونڈ را بشرط خود
برود حالانکہ نوزدہ ہزار پونڈ آں را بلیجہ کہ در راہ صرف
نمودہ تنہا یک ہزار پونڈ از شرط بردہ گی او برائے او حاصل شد

که این هنر را پونڈ را بر پاسپا رتو و فیکس تقیم نمود اما از حصه
پاسپا رتو اجرت غاز هوائی که در ۴۲۰۰ ساعت فراوان
ادسوخته است تنزل داد!

امشب بعد از گشتن کلب موسیو فوق بهماں سکونت دانه
که دارد از مترس آعودا پرسید که :-

مادام ! آیا از دواج را آرزو دارید؟
موسیو فوق ! این سوال را با پدر من از شما بکنم زیرا در این
وقت شما پس تو انگر شده اید و من بهماں فقیر!
عفو بفرمایید مادام ! این شروت از شماست از من نیست
زیرا اگر این فکر از دواج را شما بمیان نمی آوردید در آنحال ،
خدمت گکار من بخانه راهب نمی رفت من هم از این سو
وائف نه شده بیت هنر اطلارامی باختم -

آه ! عزیز موسیو فوق !

آه ! آعودا !

از دواج بعد از چهل و هشت ساعت اجرا کردید پاسپا رتو
در رسم جشن از دواج بکمال نظفیت و منخرت پدر وکیل
مترس آعودا اگر دید ! البته ! چرا نگردد آیا از سو خلق

در آتش رہانندہ او پاسپار تو نیست؟ پس چرا حق پر رو کیلے
راندہ اسشتہ باشد؟

انیت کہ فلپاس فوق در اطراف کرہ ارض سیاحت
خود را بہ ہشتاد و نہ تمام نمود این انگلیز یک آہنگ سطر دور
سیاحت خود قطیاً از سکونت و وقار خالی نماندہ است
بسیار خوب! حالاً اس را بگوئید کہ ازین سیاحت پہ
منفعت حاصل گر دو؟

می گویم کہ از جبت مالی ہیچ! اما از دیگر جبت انست
مشرس آعود ایک گوہر سے بہت آورو کہ بوجہ نزاکت
آمود لطافت نمود و مسودترین مردمان گردید باز بہ سعادت
اگر راست بگوئیم براسے اس چنین یک زن زحمت ہاے
سیاحت کرہ ارض نے، بلکہ سیاحت کرہ سیارہ زہرہ
سما نیز بسیار گوارا، خیلے منفعت نہاست۔

انتخاب از مصنفات و کثر کونان و دل

مترجمہ نواب والا شہزادہ عبدالحسین میرزا

حالات شرلاک ہومز

در صبح روز چارم از ماہ مارس پیش از عادت ہمہ روزہ از خواب برخاستم و چون با طاق نور دن گاہ در آدم شرلاک ہومز را دیدم کہ نشسته مشغول غذا خوردن می باشد و خدمت گاہی کہ دانستم نظر ب عادت ہمہ روزہ کہ ویران خواب بر می خاستم ہنوز طعام مرا حاضر نکردہ بودہ پس زنگ را زدہ اورا طلبیدم و غذا خواستم، و بعد ورق روزنامہ را برداشتمہ ششم در آل ورق بر مقالہ افتاد کہ عنوان آن سفر زندگانی بود و در این مقالہ کاتب جہد ننودہ بود بہ مہربن داشتن ایس مطلب کہ انسان بواسطہ ملاحظہ وقت نظری تواند بہ حقائق و اسرار بے شمار واقع گردود، و قدرت آن

دارد که فکر مردمان را از هیأت بشره یا حرکت عضلات یا نگاه چشم ایشان بخواند پس بر راس این کاتب محال است که شخص خیر ما هر فریب بخورد و ادا در بر آن آوردن بر این مطلب طریق را پیش گرفته بود که چو از حکمت دہوش وزیر کی بود و ہم چنانکہ از غلو و اغراق نیز خالی نبود چہ در مقام اثبات امر محال بر آمدہ بود و با این تہ بیت بر ہان او در نہایت دقت بود نتیجہ کہ از آن بدست می آمد غالباً از مقصود دور بود، لیکن در غالب الفاظی بود کہ شخص سادہ فریب می خورد و متقاعد می شدہ کہ کاتب ساحری یا جہیری بودہ است و بعضی از آن متالہ این است شخص منطقی ماہر منی تواند بخورد و نظر کردی بر یک قطرہ آب حکم بوجود اقیانوس کبیر یا شلالات نیاگر عظیم بناید اگر چہ اسم پنج یک از آنہا را نشیندہ باشد۔

و از روی این قاعدہ نہ نگانی مانند زنجیر بزرگی می باشد کہ خصائص تمامی آن بشناختن استدلال و نتیجہ برداشتن مانند سایر علوم است کہ جز بدرس عمیق و بحث دقیق تکمیل نمی گردد

لہ آبت را ہے نیار

جز انیکہ مدت زندگی انسان در این عالم ہر اسے اس مطلب کافی نیست، پس باید در این صورت طالب معرفت اول شروع بدرس مسائل اولیہ اور اک کُنہ آں بناید پیش از انکہ شروع بدرس مظاہر عقلیہ و ادبیہ انسان بکنہ کہ بحر دشواری چہرے در آن نمی باید، و باید بیاموزد کہ چگونه تواند ہزار سخن زندگی ہر یک از انہا سے جس خود کہ ملاقات می کند واقف شود، یا بشناختن حرفہ و صنعتی کہ دارند، بجز و نظر کردن بر انسان پلے پروانہ بر آکہ اس گو نہ مشق قوہ ملاحظہ را در انسان نیکی می نماید و باومی آموزد کہ چگونه ملاحظہ نماید و چگونه نتیجہ گیرد پس از این قرار ناخن ہا سے انسان یا آستین لباس او یا جراب او یا جاسے نو انوشلوار او یا آستین ردے پیراہنے او یا برآمدگی در انگشت ابهام یا سبابہ او تمام این ہا معلوم می دارد کہ صاحب آن بچہ حریف و کار مشغول است و دور بلکہ محال است کہ ملاحظہ کنندہ ما ہر بار وقت نظر در این ہا فریب بخورد۔

و چوں آں مقالہ را خواند بہ آخر رسید سائیدم ورق روزنامہ را بنیظ بر روی میفرانداختہ گفتم زہے حرف

محل دادعلی باطل۔

(ہومز) لگا ہے بہن کر وہ گفت مگر میں چہ بود گفتم میں
مقالہ ایست کہ من اعتقادے بصحت ادعاے کاتب ندایم
وگماں ندارم کہ واقع شدن آں امکان داشتہ باشد
و شکے نیست کہ در این گو نہ امور کہ اظہار و ترتیب قولی
آں سهل است و عمل کردن آں از محالات است حرف
گذاشتن زیاد گفتم می شود در من دوست دارم شخصی کہ میں
ادعا را ننمودہ مرا خبر دهد در وقتے کہ قریب ہزار نفر در راہ
آہن زیر زمینے مسافرت می نمایند آیا می تواند بجز و نظر
کردن بر ایشان از کار و صنعت ہر یک باز گوید و باتو
شرط می بندم کہ نتواند بگوید (ہومز) گفت بلہ شبہہ آں
شرط را می بازی۔ اما مقالہ را من نوشتہ ام۔ گفتم میں
مقالہ را تو نوشتہ۔

گفت بلہ من باین نوع ملاحظہ و نتیجہ گرفتہ میسے دارم
و آنچه دریں مقالہ نوشتہ ام و تو ادعاے باطل خواندی
امریست از روی حقیقت و با امتحان ثابت گردیدہ و اعتماد
من در تحقیق قوت یومیہ بر آں می باشد۔

گفتم این چگونه است -

گفت من صنعت دارم که بخودی خود قایم است و گمان دارم
و رآل صنعت از تمام اهل عالم یک و منفرد باشم، زیرا که
من پیش گفتیش هستم و به نفس خودم مستقل و از خدمت حکومت
خارج می باشم، و در لندن بسیار اشخاص هستند که خود را
اهل این صنعت می دانند - و ایشان در خدمت حکومت
یا خارج از آن هستند، و تمام ایشان چون از ادراک
حقیقت قضیه عاجز شوند نزد من می آیند و ملاحظات و بره
نهای خودشان را بر من عرضه می دارند و من ایشان
را بحقیقت امر راه نمی می کنم - و در این باب از جایی که پیش
از این رُخ داده و تا اینجا آنها را می دانم استدلال نموده
بر حقیقت امر واقف می شوم و محتاج نیستیم که بگوئیم در میان
هر جرمیه با دیگرے شباهت عظیمی می باشد، چه بعد از آنکه
در نزد تو تفصیل و نتیجه هر جرمیه معلوم باشد، لازم نیست که معلوم
داشتن بتر هر دو یکم را دشوار بدانی -
(استرید) پولیس ما هر لیت و در خدمت خودش و لکن در این

له پیش گفتیش - سر از سال - له پولیس - یعنی افسر پولیس -

مازگی از تحقیق قضیه نزویرے کہ نزو او آورده بودند فرو ماند
و نزو سن آمده من کار را از بهرش واضح ساختم۔

من گفتم باقی همان ها که نزو تو آمدند کیا بودند۔
گفتم تمام ایشان می آمدند تا در عوادت غمخیزه که از برای
هر یک اتفاق افتاده بود با من مشورت نمایند، و تفصیل حال
را بر اے من شرح می دادند و من حقیقت را از بهر اے
آنها آشکار می کردم۔

گفتم آیا مقصود تو این است که چوں در خانه خودت نشسته
باشی مثل غلیم و ستر عتیقه را که دیگران آنرا با چشم خود دیده اند
اوراک آن عاجز گردیده اند می توانی حل نمایی۔
گفتم بله جز این که بعضی اوقات مجبور می شوم که با ایشان
بمحل حادثه بروم و در این وقت است و قایل قضیه مشتبہ و

حل آن از دور دشوار باشد من در این باب توه قریه بی
دارم، و از قایل مقصوده اطلاع کاملی بلب آن پسر مقصود
می برم، آنچه در این مقاله خواندی اہم آنہا می باشد اعتقاد
من ملاحظه و فراست طبیعت ثانوی می شود، و من ہم چنان
بخاطر دارم کہ چوں ترا در اولین دیدار بدیدم و گفتم تو در

انفائستان بود و چگونه بدوش گردیدی -
 گفتم تا چار این مطلب را از کس شنیده بود گفتم ابداً بلکه
 چوں عادت یافته بودم که در غیر تو نظر این استدلال را
 بکار برم و ناچار در این گونه امور سلسله فکر پے در پے باید
 باشد - جز این که بصیرت و مهارت من در کار سبب می شوند
 که من بدون این که سلسله فکر را حلقه حلقه پیرومی نایم می توانم نتیجه
 بگیرم و تفصیل امر را این قرار است -

من چوں ترا دیدم گفتم این شخص اقبای نظامی است اما
 طبابت را از لباس دانستم و انا نظامی را از راه رفتنت که
 بر حسب عادت نظام راه می رفتی و گفتم تازه از منطقه خارج
 آمده زیرا که صورتت گندم گون بود و این رنگ طبیعی تو نبود
 زیرا که بن دستت سفید بود، و گفتم باید بیماری سختی بر تو
 رسیده باشد و متعرض زحمت و خطر بسیار شده باشی -
 زیرا که از هیأت صورتت ظاهری شد - و گفتم دست چپ
 را جراتی رسیده زیرا که آنرا بزحمت حرکت می دادی

له ابداً - هرگز نهی -

له نظامی - سرکاری - ملازم - حکومت -

بر خلاف دست راست ، و پس گفتم در کدام بلاد از منطقه حائل
 طیب در نظام انگلیسی خواهد بود که عرضۀ این گونه امور باشد
 معلوم است در افغانستان ، و این فکر با نتیجه گرفتن از
 آنها بیش از ثانیه طول نکشید ، و من خود نفهمیدم که برای
 ترتیب آورده ، بلکه ناگهان هم بر تو افتاده گفتم (تو در افغانستان بودی)
 و تو ازین سخن بسیار مدهوش شدی .



منظومات فارسی جدید

از مصنفات آقاے اشرف الدین شری متخلص بہیم

صفت علم

مرد و زن را رہنا علم است علم	در جہاں واجب با علم است علم
آتش کار و بر ملا علم است علم	آنچہ پیغیب رہا واجب نمود
باعث نشو و نما علم است علم	کو دکان را در زماں کو دکی
بہر مشکل کشا علم است علم	گر گمرہ در سار ما انگشت جرح
روح را نور و ضیا علم است علم	ہر کہ بے علم است انسانش منحوان
زندہ بمعجزات علم است علم	مردہ از بے علم جاہل بہر است
موجود ارض و سما علم است علم	از ہر اسے علم عالم خلق شد
رفع مایحتاج ما علم است علم	احتیاج است آنکہ ما را غلہ کرد

آنکہ شیراں را کند رد بہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

روح می بخشہ ہوا سے مدرسہ
 کہ وہاں زیرک و با عقل و ہوش
 حق غرقِ حقیقت ساز و کہ ساخت
 کردار ابا بخبر از بحر و بر
 در حساب و ضرب و تقیم و کسور
 از خطوط ہندسی بالاتر است
 عوضہ تفریح و گردش گاہ ما
 بہتر از منظر و تار و بربط است
 ایں چنین می گفت طفلی ہوشمند
 جاں شاگرداں فدائے مدرسہ
 جملہ عاشق بر تقاضے مدرسہ
 روزِ اول ایں بنا سے مدرسہ
 نقشہ جغرافیائے مدرسہ
 با تناسب و درس ہائے مدرسہ
 پایہ عز و علائے مدرسہ
 بہت صحن و گلشن مدرسہ
 نعمتِ درس و نوا سے مدرسہ
 در کلاس با صفا سے مدرسہ

آنکہ شیراں را کند رو بہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

روح دل را پر ضیاء باید نمود
 عقل و ہوش و چشم و گوش و حافظہ
 اندرین ظلمات گیتی کسب نور
 در نماز و روزہ و اعمال پس
 پائے اور را باید بوسم داد
 بر مسلم احترام بلے شمار
 معرفت را پیشوا باید نمود
 مسکنت از گریہ باید نمود
 از چراغ انبیا باید نمود
 رو بدیر گاہ خدا باید نمود
 بر پدر تعطیم باید نمود
 از رہم و وفا باید نمود

بعد از این اس شعر از دوق و شوق باد و صد شادی ادا بایز نمود

آنکه شیراں را کند رو به مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

ما اگر علم و هنری داشتیم کوه را از جا ببری داشتیم

از جوانان نظامی روز جنگ صد هزاراں شیر نرمی داشتیم

خط آهن می نمودیم اختراع راهها در بحر و بر می داشتیم

موقع صلح جاباں در کفرانلس اختراعات و گرمی داشتیم

نقطه و قند و شمع را می ریختیم جابے خطل نے ٹکری داشتیم

علم اگر می شد چرا چندی گدا در میان ره گزری داشتیم

درس میخواندیم با سرعت اگر از چپس روزی خبر می داشتیم

از برائے دفع و دفع احتیاج در خزانه سیم و زری داشتیم

آنکه شیراں را کند رو به مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

بکس وطن

ایسے غرق در ہزار غم و آہ وطن اے دردہاں گر گلِ اجل تبلا وطن

اے یوسف عزیز دیا ربلا وطن قربانیاں تو مہ گلگوں قبا وطن

بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن
 اے جنت معارفیہاں شدی چرا از رخت علم کیسے عریاں شدی چرا
 در آتش جہالت بریاں شدی چرا اے بے معین و مونس بے اقربا وطن
 بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

اے باغ پرنگو گل و یاسمن چہ شد آں نرہست طراوت سوسن چہ شد
 بر عاشقان کشہ مزار وطن چہ شد گریاں بجال زار تو مرغ ہوا وطن
 بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

عریاں ز چیت پکیرت آمادہ عزیزی کو لعل دہج و گوہرت آمادہ عزیزی
 شد خاک تیرہ بستر امیادہ عزیزی نوابہ گان تو ز غمت در عرا وطن
 بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

آذخہ فریوں و مانج کیاں چہ شد کیشمیر بلخ و کابل و ہنرستان چہ شد
 دریای نور و تخت جواہر نشاں چہ شد اے تخت و تخت ادہ باد فنا چہ شد
 بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

در دار سیدیل فتن و امجد نبو د کسے بفسر وطن و امجد
 در وخت است روح زن و امجد اے تابع شریعت خیر اورا وطن
 بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

آنقدرت و شجاعت و جوش و خروش کوشنیران جنگ جوی پانگینہ پوش کو

جمشید و کیقباد چہ شد داریوش کو اسے جاسے ناز و نعمت و غرور و علاؤطن

بکیں وطن غریب وطن بے نوا وطن

تبریزیایں تمام دوچار مصیبت مند طرانیار تمام بزا زوال و دحش مند
گیلانیایں تمام گرفتار محنت مند از بہر مرد و زن شدہ محنت لہر وطن

بکیں وطن غریب وطن بے نوا وطن

اسلام رفت غیرت اسلامیایں چہ شد ناموس رفت ہمت ایرانیایں چہ شد
دست بلند نا در گیتی ستاں چہ شد لے تیرہ بہشت دست نہ پیکر جلاوطن

بے کس وطن غریب وطن بے نوا وطن

در پہنچ کس حمیت دین و ثبات نیست جاں کند لت و زندگی امیانت نہایت
از پہنچ سمت راہ گر نیر و نجات نیست اسے قبلہ بدر و غم بیدار وطن

اسے داغ دار مرقد شاہ رضا وطن

چہ خوش بود

چہ خوش بود ایں جنگ و عوانہی شد برے زمین شور و غوغا نہی شد
چہ خوش بود در مجلس بادہ نوشاں بنیاد از صراحی و صبا نہی شد

پھر خوش بود در بزم ارباب معنی
 بر اے نبی نوع انسان نجعتی
 میان سلاطین مشہور دنیا
 خوش آنروز ہاے کہ بودیم آحت
 چہ خوش بودا (ایر ملاں) دستہ دستہ
 جہازات جنگی بہ آں شوخ و شنگی
 چہ خوش بود اسلام با آن شرافت
 چہ خوش بود مصر و بغداد و بصرہ
 چہ خوش بود احکام انجیل علیے
 چہ خوش بود آیات شرع محمد
 خوش آنروز ہاے کہ بودیم باہم
 خوش آنروز ہاے کہ بے احترامی
 بحر عیش و عشرت بیابانی شد
 بحر عارض خوب و زیبا نمی شد
 چنیں دشمنی ہاے بے جا نمی شد
 سخن از فرنگ وار و پانمی شد
 ہوے ہوا عرش پانمی شد
 ز ہمار دماں غرق در پانمی شد
 چنیں خار و در چشم اعدائی شد
 کسے حملہ و بر عرب ہانمی شد
 چنیں نخ پش نصاریٰ نمی شد
 بیک بار محو از نظر ہانمی شد
 ہامروز ماں یافہ نمی شد
 بدریش و سادات و ملا نمی شد

بر اے عجم بالبقول عرب
 خوش آن روز شہا خوش آن روز شہا

در نومیدی بے اُمید است

هر چہ کہ قفل بے کل است هر چہ کناره ناپید است
هر چہ غدا باشد یا نیست در نومیدی بے اُمید است

پایان شب سیہ سفید است
هر چہ کہ ما ذلیل گشتیم از غصه و نعم علیل گشتیم
بے صاحب و بے کنیل گشتیم اُمید بخالق مجید است
در نومیدی بے اُمید است

هر چہ ذلیل بے نیازیم اروت صفت بقہم چاہیم
ما عاشق طرہ سیاهیم هر چہ کہ ریش ناپید است
در نومیدی بے اُمید است

در باغ بجز خسته نداریم سرو و گل و رنگے نداریم
ما غیر خدا کے نداریم حق خطا کنندہ صید است
در نومیدی بے اُمید است

براشد روزگار میسر ما ماندہ اگر سنہ بے ذخیرہ
آں وعدہ اسکناس و لیرہ در خانہ خالد و دلیر است
در نومیدی بے اُمید است

کس لیے الضباط نامیت جز آہ دریں بساط نامیت
یک میوہ در این حیاط نامیت اینخانہ پر آرزو رخت بید است

در نو میدی بے امید است
در عہد قدیم میر بودیم پیل آنگن و شیر گیر بودیم
کی و خوش و اسیر بودیم این حرف ز عقل باجید است

در نو میدی بے امید است
پائیز رسید با اجازہ بر خیزد برو سوسے مغازہ
بتان دوست رخت تازہ چوں موقع دید و باز دید است

در نو میدی بے امید است
ہر خند عیشیم و جاہل ہر خند پید نمیت سائل
امید کہ طے شود کمر احل این کوشش سعی نامفید است

در نو میدی بے امید است
اے رنج بر فقیر و مغموم تا کہ شوی از حقوق محروم
اے زارع بے نوا اے مظلوم رزاق تو را زرق حمید است

در نو میدی بے امید است

قبائے تازہ بمناسبت عید

عید آمد و ما قبلا نداریم باکنہ قبا صفا نداریم
گر دید لباس پارہ پارہ در سکر و غوغا نداریم
مردند تمام قوم خوشحال غمخوار از بجز خدا نداریم
جز بگاؤ برائے کتب و زنی در مزرعہ رہنما نداریم
آجیل و لباس پر غلبہ است آما چکنم کہ ما نداریم
خوب است لباس و ساز و آوا افسوس کہ ما صفا نداریم

در فصل بہار چوں کنم چوں
دل از غم یار خوں کنم خوں

عیدی بدہ فصل عید است ایس عید برائے امید است
جمید جم ایس لباس چید است از جم بلجم ہمیں نوید است
شیرینی ہفت سین بیا رید از ہو طمان مرا امید است
قلیان و کلاب نقل و شربت با چائے لایہ جان مفید است
طفلی کہ قبائے تازہ دارد در موسم عید رؤسید است
افسوس کہ ما فکل نداریم امروزہ فکل بد جدید است

ایں شعر مناسب است افسوس گویندہ شعر ناپدید است

در فصل بہار چوں کنم چوں

دل از غم یار خوں کنم خوں

صند سکر تمام شد زستان شد فصل بہار و عیش متاں

منقل بکشید سوئے بطیخ کرسی ببرد از شبتاں

آں سہنی ہفت سین بیارید با سبزہ و سجد و سہتاں

سورج و سماق و سکر کہ سیر آرید بصفہ گلستاں

ریزید شراب از غوانی اندر قدح بلور مستاں

یاد از فقرار نمود ناگاہ و شب یکے از خدیر تاں

عریان و برہنہ در شب عید می گفت یکے ز نگہ تاں

در فصل بہار چوں کنم چوں

دل از غم یار خوں کنم خوں

یار! ایسکنم کہ کس ندارم ببل شدیم و قفس ندارم

خواہم بگریم از زمانہ اصلا رہ پیش و پس نداریم

بازار وطن شد پر از دزد یک شخمہ و یک عیش نداریم

ہر روز عوض شود وزیر می در محکمہ داد و ستد نداریم

گل دشتہ باغ عقل و ہوشم من طاقت خار و خس نداریم

جز علم و ترقی معارف اندر دل خود ہوس ندارم
 عید است برائے نختن آتش پول خود و عدس ندارم
 و ز فصل بہار چوں کنم چوں
 دل از غم یا زخوں کنم خوں

ادبیات

ایملک العرش بایران نگر از رده الطاف بطهران نگر
 ہیئت کاہنہ و بحر ان نگر سوے و کیلاں و وزیران نگر
 الغرض ایراں شدہ ویراں نگر
 چشم آہیدہ کی سوے تست قبلہ از باب وفا کوے تست
 و ز فقر آؤ کر ہیا ہوی تست از کرمت سوے فقیران نگر
 الغرض ایراں شدہ ویراں نگر
 جوش و خروش فقرا بہین قال و مقال ضغارا بہین
 ایں و کلا و وزرا بہین بر فقر از رہ احساں نگر
 الغرض ایراں شدہ ویراں نگر
 خانہ ماگشتہ خراب از غرض سرکہ ماگشتہ شراب از غرض
 دل شدہ و خرج و کباب از غرض زلزلہ دزد مہب و ایمان نگر

الغرض ایران شده ویران نگر
 مطهر کا خیز و بزنجبک و زرد ساقی کا باد و زود زود
 ماکه گذشتیم ز بود و نبود حال به بدستی زندان نگر
 الغرض ایران شده ویران نگر
 الحذر از مظلمه ظالمان از ستم و جور زان الاااا
 الجمل اے حجت آخر زان دولت یک مشت سلمان نگر
 الغرض ایران شده ویران نگر

نمی دانم چه بنویسم

ز بخت خویش ناانگه نمی دانم چه بنویسم
 تلم در دست بگرفتیم از وطن شترج
 شده ایران زمین برون میان بخت و فوج
 بایست که کل چرخ و بازار پر و دشت
 نه بودی است ایران را نه استقلال و کما
 برون رفت از کفم چاره شد هم غلغله بچایه
 وطن گویم حیات کو فدا داران معیت کو
 چه شد میشد کو بخر چه شد کشمیر کا بخر
 ازین اوضاع چیرانم نمیدانم چه بنویسم
 شمال بیدار نام نمی دانم چه بنویسم
 قرن نور و میرانم نمیدانم چه بنویسم
 ایس جنگ گرگانم نمی دانم چه بنویسم
 بایں شرد و طم همانم نمی دانم چه بنویسم
 بکوه و دشت و یلانم نمی دانم چه بنویسم
 کجا رفتند شاها نم نمی دانم چه بنویسم
 چه شد توران افغانم نمی دانم چه بنویسم

شہان مجلس آرا کو سمرقند و بخارا کو
 ذلیل من ایسرم من حقیرم من فقیرم من
 گہے میگہیم آزادہ گہے میخندم از سادہ
 گہے باغصہ دم سازم گہے دگر شیرازم
 بشرفصل زستان ہم نیامد بر لب باران
 بحدی دلوحوت من غم و غصہ است
 ہو اللہ اننی گویم زطلعت روشنی جویم
 قدح سرشار در دستم گہے ہو بیارگہ مستم
 ز زر خالی بود جیبم نہ نہ سنگم نہ ستریم
 اگر جوئی مقام من اگر پرسی ز نام من
 چہ شد دریائے تمام غمی دانم چہ بنویسم
 گدائے قلمہ دانم غمی دانم چہ بنویسم
 بخون غلیظہ یار انم غمی دانم چہ بنویسم
 گہے فکر صفا دانم غمی دانم چہ بنویسم
 من از اسال ترسانم غمی دانم چہ بنویسم
 ذلیل این زمانم غمی دانم چہ بنویسم
 چہ شد خوشید ز خسانم غمی دانم چہ بنویسم
 ایسر زلف جانم غمی دانم چہ بنویسم
 نہ آہ پیراں نہ کاپا نمیدانم چہ بنویسم
 غلام اہل عرفانم غمی دانم چہ بنویسم

ایں ہم بگذرد

طلعت ماہ مبارک شد پدید
 ہست اگر گرامتہ تابان شدید
 گر شدہ منوخ آداب و رسوم
 لشکر جن گربا کردہ ہجوم
 گر بہ منبر و اعط شیریں کلام
 روزہ خواراں را مصیبت شد جدید
 غم مخور یا ہجو کہ ایں ہم بگذرد
 گر بہ بیدینی شدہ میل عموم
 غم مخور یا ہجو کہ ایں ہم بگذرد
 گوید از غول بیابانی مدام

گر تمام خلق را خواہد عوام
 گر زماں گشتند کیسے بے حجاب
 گر نگہداران دیں را بروہ خواب
 گر بسجد و زود ہائے روسیہ
 پا برہنہ ماندہ جمعی خیر خواہ
 گر بسا آخوند ہتھال می زند
 تیر بر قلب مسلمان می زند
 کہند دزدان از برائے الٰہی مذمت
 مینور دگر روزہ را اگر دن کلفت
 ملت بے چارہ گر پا مال شد
 گر زباں اہل معنی لال شد
 گر کلام اللہ گشتہ بی معنی
 رفت اگر انصاف از دے زمین
 چند روزی تند اگر نایاب شد
 غم مخور یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 چہرہ شاں ظاہر شدہ از زیر نقاب
 لال شو یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 می برند از خفتہ گان کفش و کلاہ
 غم مخور یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 افزا بڑا اہل ایساں می زند
 صبر کن یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 متصل در گوشہ در گفت و شنفت
 غم مخور یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 گر جمیع کار ہا اہمال شد
 صبر کن یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 گر شدہ پا مال قتل و شرع و دین
 غم مخور یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد
 ہم نبات و ہم تسک کیاب شد
 شیرہ و خرماد کشش باب شد
 صبر کن یا ہُو کہ ایں ہم بگذرد

فرہنگ الفاظ مشکہ

رہنمائے پسران

نمبر صفحہ	نمبر صفحہ	نمبر صفحہ
۱	سنوات - سال سند کی جمع	اسف آور - افسانہ
۲	متخلق - اخلاق والا	یکف - جہان جوش پیدا کرنے والا
۳	چالیش - چالیش - رشیدی کام کو کہتے ہیں	یتیمج - جوش پیدا کرنا
	زرنگی - پستی -	بالمضاعف - دگنا
	ہولہ - تولیہ	اغوا کردن - بہکانا - درغلانا
	ہولہ خوش سخت اور موٹی تولیہ	حتی - لازمی - قطعی
	ناع وجامد - رقیق و غلیظ	دخانیات - دھوئیں کی چیزیں - سڑک چٹا
	کرار - چند بار	مفحم و موقر - مغرور
۵	مقتل - انگلیٹھی	پار واکشہ - کشتی چلائے
	اجاغ - چولہا	قناوری - نماید - دریائیں تیرے
	زغال کوئلہ	خارس - بونے والا کسان
	جلوگیری - پیش بندی پہلے سے روکنا	یرتاری - بگوانی - خبرگیری
۶	نافوشی - بیماری	تقدیر - خدا دینا
۸	میخک - بونگ	لغوہ - مرض تھوہین کی ہیئت بگڑ جاتی ہے
۹	منجر باعمال - بد برے کاموں کا سبب	معرض خطرات - وخیمہ بی سازندہ
		بڑے خطروں میں ڈالتے ہیں

نمبر صفحہ	نمبر صفحہ	نمبر صفحہ
۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

۴۳	مصادمہ بکتھر	۹۲	ایرطمان ایرولمین۔ ہوائی جہاز
۴۴	چرخ ہائے مرابہ بگاڑی کے پتے	۹۳	ہارٹ و وارٹ۔ دوفرستے تھے جو جاد
۴۵	ماہ مارس۔ ماہ مارچ		یکے کی سراسر چاہ بابل نہر قید کر دیے گئے ہیں
	زنگ۔ گنتی		سکاس۔ بنک کانوٹ
۸۲	شرط نامی بازی۔ تم شرط مار جاو گے		ایرہ۔ پونڈ۔ انگریزی سکہ طلائی
۸۳	تک و منفرد۔ یگانہ دیکتا		خالد و ولید سے مراد ہے امیر انخبرا
۸۵	مہوش۔ متحیر۔ حیرت زدہ		چیاط۔ عمن۔ آنگن
	منظومات فارسی جدیدہ		دشخوش۔ غلام
۸۶	بایتماج۔ ضروریات		دو دست رخت۔ دست ایران
۸۹	نظامی۔ فوجی		میں نصرت درجن کو کہتے ہیں۔
	خط آہن۔ ریلوے لائن	۹۵	آجیل۔ وہ چیزیں جکو کو با اوقات غذا
	لفظ۔ ٹٹی کاتیل		کے علاوہ کھاتے رہتے ہیں پہل میوہ وغیرہ
۹۰	معارف تعلیمات	۹۶	کابینہ کیلینٹ۔ ذبیروں کی مجلس
	نوبا و کساں۔ نوجوانان		بحران۔ مرض کی خطرناک حالت
	دخمرہ۔ آتش پرستوں کا ہرستان		بیا ہو۔ ہاؤ ہو۔ یعنی نمرہ
	بہر حجت کا مکان ہوتا ہے جہاں	۹۸	حجت۔ انور زماں سے مراد حضرت
	مردوں کو کھلا رکھ دیتے ہیں اور خلی		امام ممدی علیہ السلام ہیں
	کو سے لاشوں کو کھا بیٹے ہیں	۹۹	یا ہو۔ ایک نعرہ مستانہ ہے

天
地
人
三
才

